منتخب نعتوں کا روح پرور مجموعہ

سرمایۂ بخشش

پیشکش

محمد سکندر قادری (ماما)

ملنے کا پتہ ناگوری شاپنگ بیگ

کارا بھائی کریم جی روڈ، نزد آدم ہوٹل، نیا آباد کراچی۔

هدیہ عجز و نیاز

سیدی وسندی پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی نعمت

حضرت علامہ مولانا محمد قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ

اور

سیدی وسندی پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی نعمت

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق قادری رضوی علیہ الرحمہ (خانیوال والے)

یہ دونوں بزرگان دین دنیائے اہلسنّت کے دو رخشندہ ستارے ہیں جن کی تابشوں اور ضیاء پاشیوں سے ایک عالم منور ہے اور جن کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔ ایک عالم کو ان سے مدحت مصطفیٰ ﷺ اور نعت رسول مقبول ﷺ کی دولت ولذت ملی۔ خصوصاً قصیدۂ بردہ شریف جیسا مقبول ومحمود قصیدہ جو ہماری مجالس میں کثرت سے پڑھا جاتا ہے ان ہی کی بدولت آج ہماری محافل ومجالس کی زینت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے وطفیل ان دونوں بزرگان دین کے مزارات پر اپنی رحمت ورضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے اور ان کے نقوشِ پا پر ہمیں گامزن فرمائے۔ آمین

محمد سکندر قادری (ماما)

۷۸۶
۹۲

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مجلس برائے تفتیش کتب

تاریخ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ　　حوالہ ۴۶

تصدیق نامہ

الحمد للہ تصدیق کی جاتی ہے اس نعتیہ کلام

"سرمایہ بخشش"

پر **المدینہ العلمیہ** کے ماتحت مجلس تفتیش کتب ورسائل کی جانب سے حتی الامکان احتیاط وتویہ کے ساتھ نظر ثانی کی گئی ہے۔ مجلس نے اس کلام کو عقائد، فقہیہ عبارات اور اخلاقیات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نمبر شمار	نعت شریف	صفحہ نمبر
1	اذکار توحید ذات، اسماء وصفات وبعض عقائد	15
2	حمد باری تعالیٰ جل جلالہ	21
3	قصیدۂ بردہ شریف	23
4	وہی رب ہے جس نے تجھ کو	26
5	خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا	29
6	طوبیٰ میں جو سب سے اونچی	32
7	زہے عزت واعتلائے محمد ﷺ	34
8	وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں	37
9	ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں	40
10	وہ کمال حسن حضور ہے	42

11	چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو	45
12	حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	49
13	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ	53
14	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے	56
15	اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ	58
16	سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے	61
17	دشمن احمد پہ شدت کیجئے	64
18	بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے	67
19	صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا	70
20	سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا	73
21	لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا	76
22	سچی بات سکھاتے یہ ہیں	78
23	پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں	83
24	کعبے کے بدرالدجے تم پہ کروڑوں درود	85

25	زمین وزماں تمہارے لیے	89
26	ایمان ہے قال مصطفائی	92
27	عاصیوں کو در تمہارا مل گیا	96
28	ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا	98
29	پُر نور ہے زمانہ صبح شب ولادت	101
30	سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر	104
31	جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز	107
32	سُن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض	110
33	نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں	112
34	دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو	115
35	تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو	118
36	دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو	121
37	عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ	124
38	نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے	127

39	مرادیں مل رہی ہیں شادشادان کا سوالی ہے	130
40	دم اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے	133
41	حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک سر پر ہے	136
42	یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے	139
43	تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ	142
44	کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے	145
45	دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں	148
46	کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں	151
47	حبیب خدا کا نظارا کروں میں	154
48	میں نے مر کے حیات پائی ہے	157
49	چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو	160
50	کاش گنبد خضراء دیکھنے کو مل جاتا	163
51	نعرۂ رسالت یارسول اللہ ﷺ	166
52	منور میری آنکھوں کو میرے شمس الضحیٰ کر دے	121

53	سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مرحبا	173
54	مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے	176
55	نزع کی سختیاں کیسے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ	179
56	ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو	182
57	ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے	185
58	مل گئی کیسی سعادت مل گئی	187
59	گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول اللہ ﷺ	190
60	خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار ﷺ آ گئے	193
61	سرکار ﷺ کی آمد مرحبا	196
62	مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ	199
63	ہوں گناہوں پہ پشیماں مدینے والے	202
64	کیوں بار ہویں پہ ہے سبھی کو پیار آ گیا؟	205
65	عرش علی سے اعلیٰ میٹھے نبی ﷺ کا روضہ	208
66	پھر مجھے آقا ﷺ مدینے میں بلایا شکریہ	211

67	واہ کیا بات ہے مدینے کی	214
68	عید میلاد النبی ﷺ ہے دل بڑا مسرور ہے	217
69	یا نبی ﷺ مجھ کو مدینے میں بلانا بار بار	219
70	گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم	222
71	الوداع الوداع ماہ رمضان	224
72	ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار ﷺ کا مدینہ	230
73	مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ	232
74	اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا	234
75	الٰہی روضۂ خیر البشر پر میں اگر جاؤں	236
76	کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط	238
77	مدینے والے میرے لجپال	241
78	یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن	243
79	یَا اَبَا الزَّھْرَا بِالَّذِیْ صَانَكَ	246
80	خَیْرَ الْبَرِیَّۃْ نَظْرَۃً اِلَیَّ	248

81	اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ وَاللَّیْلُ دَجَا مِنْ وَّفْرَتِهٖ	250
82	میں مدینے چلا میں مدینے چلا	252
83	اوج پانا میرے حضور کا ہے	255
84	حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے	261
85	ہو کرم سرکار اب تو ہو گئے غم بے شمار	262
86	در پہ بلاؤ مکی مدنی	265
87	خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے	267
88	عشق کے رنگ میں رنگ جائیں جب افکار	269
89	کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا	275
90	آ قا آ قا بول بندے آ قا آ قا بول	277
91	میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ	280
92	نوری محفل پہ چادر تنی نور کی	282
93	باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی	285
94	محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں	287

95	سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا	289
96	پکارو یا رسول اللہ ﷺ	291
97	اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی	295
98	اللہ نبی دا نام لیئے	298
99	مدعا زیست کا میں نے پایا	300
100	سرکار یہ نام تمہارا سب ناموں سے ہے پیارا	304
101	روک لیتی ہے آپ کی نسبت	304
102	مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی	311
103	یا شاہ امم اک نظر کرم	314
104	خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی	319
105	میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ	321
106	بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے کی	323
107	رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں	325
108	مجھے ہر سال حج پر بلانا یا رسول اللہ ﷺ	326

109	آ پہنچے محبوبِ خدا	328
110	منقبت در شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	335
111	میں تو پنجتن کا غلام ہوں	338
112	واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	341
113	میرے غوث پیا جیلانی رضی اللہ عنہ	344
114	اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	346
115	کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم رضی اللہ عنہ	349
116	تجلی نور قدم غوث اعظم رضی اللہ عنہ	352
117	خدا کے فضل سے ہم پہ ہے سایہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ	355
118	ترے جد کی ہے بارہویں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	358
119	شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ رضی اللہ عنہ	361
120	جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں	365
121	سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نظر کرم خدارا	371
122	میراں ولیوں کے امام رضی اللہ عنہ	373

123 منقبت حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ 375

124 تیرا نام خواجہ غریب معین الدین رضی اللہ عنہ 378

125 اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ 379

126 منقبت در شان مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ 381

127 منقبت در شان علامہ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ 384

128 سلطان کربلا کو ہمارا سلام ہو 386

129 کربلا کے جانثاروں کو سلام 387

130 یا شفیع الوریٰ سلام علیک 388

131 مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام 390

132 اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم 393

133 میرے اللہ کے نگار سلام 396

134 اے صبا لے جا مدینے کو سلام 399

135 شہہ عرش اعلیٰ سلام علیکم 402

136 اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام 404

137	سلطان اولیاء کو ہمارا اسلام ہو	406
138	سہرا بسلسلہ شادی خانہ آبادی	409
139	مناجات	412
140	دردِ دل کر مجھے عطا یارب	414
141	شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ	419
142	ختم قادریہ کبیر مترجم	422
143	قصیدۂ غوثیہ مترجم	434
144	مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے	443
145	فجر میں جگانے کے لئے صدائے مدینہ کا طریقہ	445
146	جواب اذان کے فضائل	447
147	جواب اذان کا ثواب	448

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اذکار توحید ذات

اسماء و صفات و بعض عقائد

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه

لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰه

لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰه

لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ہے موجود حقیقی وہ

ہے مشہود حقیقی وہ

ہے مقصود حقیقی وہ
ہے معبودِ حق و حقیقی وہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ
ھُوْ ھُوْ ھُوْ ھُوْ ھُوْ ھُوْ ھُوْ ھُو
اَللّٰہُ ھُوْ اَللّٰہُ
تیرا جلوہ ہے ہر سو
تو ہی تو ہے تو ہی تو
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ
اللہ واحد و یکتا ہے
ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمسا ہے

ایک ہی سب کی سُنتا ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حق ھو حق ھو حق ھو حق ھو

رَبِّ النَّاسِ وَ رَبِّ فَلَقْ

غیر نہیں تیرا مطلق

بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقّ

رنگِ باطل اس سے فَقْ

قلبِ مُبطل سن کر شَق

قلبِ مسلم کی رونَقْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

رَبِّیْ حَسْبِیْ جَلَّ اللّٰه

مَا فِیْ قَلْبِیْ اِلَّا اللّٰه

حق حق حق اَللّٰه اَللّٰه

رب رب رب سُبْحَانَ اللّٰه

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

لَیْسَ لَهٗ کُفُوًا اَحَد

اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن

اَبْصِرْ اِسْمَعْ دیکھ اور سن

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

لَیْـــــسَ الْھَـــادِیْ اِلَّا ھُـــوْ

کہتا ہے یہ ہر بُن مُو

سنتا ہوں میں ازہر سو

لَیْـــــسَ سِـــوَاکَ یَـــا مَـــنْ ھُـــوْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

قوم مصائب کی تھی شکار

اور آفتوں سے تھی دوچار

اور ظلموں کی تھی بھرمار

ایک کو اک کرتا ناچار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

بلبل طُوطی پروانہ

ہر اک اس کا دیوانہ
قمری کس کا مستانہ
کون چکور کا جانانہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ
مولیٰ دل کا زنگ چُھڑا
قلبِ نوری پائے جلا
دل کو کر دے آئینہ
جس میں چمکے یہ کلمہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ

نور محمد صلیَّ اللّٰہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اول و آخر ہے اللہ باطن و ظاہر ہے اللہ

حافظ و ناصر ہے اللہ ،لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کون ومکان میں ہے اللہ دونوں جہاں میں ہے اللہ

جسم میں جاں میں ہے اللہ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اعلیٰ جس کی ذات وہی، اعلیٰ جس کی صفات وہی

رکھ لی جس نے بات وہی، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کھل جائیں، درجنت کے، دوزخ کی سب آگ بجھے

دل سے کوئی اک بار کہے، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

حسبی ربی جس نے کہا فیض کے دریا کو پایا
گوہر مقصد ہاتھ آیا لَآاِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہ
عرض غلام فقیر ہے اب، داخل رحمت ہوں ہم سب
ذکر قبول ہو یہ یا رب، لَآاِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہ

غم و الم سے بچنے اور قرض کی ادائیگی کے لیے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡھَمِّ وَ الۡحُزۡنِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡعِجۡزِ وَ الۡکَسۡلِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡجُبۡنِ وَ الۡبُخۡلِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ غَلَبَةِ الدَّیۡنِ وَ قَھۡرِ الرِّجَالِ (الوظیفۃ الکریمہ)

قصیده برده شریف

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ م بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ م بِدَمٍ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا
وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ
بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ
یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا
تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِیْ الْقِسَمِ
وَ الْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَاء عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ

وَ عَنْ عَلِیٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا

وَاغْفِرْلَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

یَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً

وَ حُسْنَ خَاتِمَةٍ یَّا مُبْدِیءَ النِّعَمِ

وَاغْفِرْلِنَا شِدِهَا وَاغْفِرْلِقَارِئِهَا

سَاَلْتُكَ الْخَیْرَ یَاذَالْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

وہی رب ہے

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا، تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا
وہ کنواری پاک مریم وہ نفختُ فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

وَاِلَی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کروعرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا
بنو شافع خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

.....

ہر جائز مقصد کے لیے مجرب درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ سَرِیْعًا سَرِیْعًا فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

پڑھنے کا طریقہ: مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ باادب کھڑے ہو کر سرکار علیہ السلام کی جالی کا تصور کرتے ہوئے 313 مرتبہ ہر روز کسی وقت بھی پڑھیں۔ کام ہو جانے پر ہر روز کسی وقت بھی 100 مرتبہ پڑھیں۔

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا
نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا
وہ دل کہ خوں شدہ ارماں تھے جس میں مل ڈالا
فُغاں کہ گورِ شہیداں کو پائمال کیا
یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
ستمگر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا
یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم
چھڑا کے سنگِ درِ پاک سر وبال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا
ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دُور اِن سے وہ جمال کیا
حضور ان کے خیالِ وطن مٹانا تھا
ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا
نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی
ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا
جو دل نے مر کے جلایا تھا مثّنوں کا چراغ
ستم کہ عرض رہِ صرصرِ زوال کیا

مدینہ چھوڑ کر ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا
تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا
ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نڈھال کیا
الٰہی سُن لے رضا جیتے جی کہ مولیٰ نے
سگانِ کوچہ میں چہرا مرا بحال کیا

قیامت کے غم سے بچنے کے لیے

حدیث: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے۔ (مسلم)

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی

طوبیٰ میں جوسب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو روحِ قدس سے ایسی شاخ
مولیٰ گُلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق وفاروق وعثمان، حیدر ہر اِک اس کی شاخ
شاخِ قامتِ شہ میں زلف وچشم ورخسار ولب ہیں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ
اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخلِ دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

یادِ رُخ میں آہیں کر کے بن میں مَیں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

ظاہر و باطن اول و آخر زیبِ فروع و زینِ اصول
باغ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ

آل احمد خُذْ بِیَدِیْ یا سیّد حمزہ کُن مددی
وقت خزانِ عمر رضا ہو برگِ ہُدیٰ سے نہ عاری شاخ

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا
(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

یہ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (طبرانی شریف)

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرشِ حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمانِ سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
عجب کیا اگر رحم فرما لے ہم پر
خدائے محمد ﷺ برائے محمد ﷺ
محمد ﷺ برائے جنابِ الٰہی
جنابِ الٰہی برائے محمد ﷺ

بسی عطر محبوبی کبریا سے
عبائے محمد ﷺ قبائے محمد ﷺ
بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آنِ خدا وہ خدائے محمد ﷺ

محمد ﷺ کا دم خاص بہر خدا ہے
سوائے محمد ﷺ برائے محمد ﷺ
خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد ﷺ
جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
پڑھی کس تزک سے دُعائے محمد ﷺ
اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمد ﷺ

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کئے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیلِ لیل و نہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں
وردیاں بولتے ہیں ہرکارے
پہرا دیتے سوار پھرتے ہیں
رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم
مول کے عیب دار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی
گرگ بہر شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم
جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

اہل محبت اس شعر کو یوں پڑھتے ہیں (مرتب)

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیے ہیں

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اسراء میں گذرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پُر خار بادیئے ہیں
اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں
ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

وہ کمال حسن حضور ہے

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانئ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفرَ مقرَ
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں، ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فُصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس وامید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
یہ نہیں کہ خُلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں
ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں
وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے

وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
سرِ عرش پر ہے تری گذر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرد چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے پتی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
کروں مدح اہلِ دَوَل رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شِکن ناز پہ وارے گیسو
کی جو بالوں سے ترے روضہ کی جاروب کشی
شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو
چرچے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بال براق
سنبلِ خلد کے قربان اتارے گیسو

آخرِ حج غم امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو
گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو
سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلافِ مشکیں
اڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو
سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

مشک بو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریو! عنبر سارا ہوئے سارے گیسو

دیکھو قرآں میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شان رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ جاکوں پہ کچھ اس درجہ میں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجہ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

احد پاک کی چوٹی سے الجھ لے سب بھر
صبح ہونے دو شب عید نے ہارے گیسو

مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اٹھیں
ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تار شیرازہ مجموعہ کونین ہیں یہ
حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دِل آراء دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پَروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بَیتِ نبی کا بھی تجلا دیکھو
زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

ایمن طور تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلہ طور یہاں انجمن آراء دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوش حطیم
آداب دا رسی شہ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی طاعت
جوشِ رحمت پر یہاں نازگنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لیے
مجرمو! آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو
ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالو ارمان
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو
خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لیے
رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خوننا بہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ھمارا نبی ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ
جس کو شایان ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ
لا مکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کئے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ
جس نے مُردہ دلوں کو دی عمرِ ابد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

چمک تجھ سے پاتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینہ کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
درِ جود اے میرے مستانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غُرّانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
جلی جلی بُو سے اس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشم والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے
انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے
تری جلو میں ہے ماہ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا
حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعداء کا ڈاب میں ہے

سیہ لباسانِ دار دنیا و سبز پوشانِ عرش اعلیٰ
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوز جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور!
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے

بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گُنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں

خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما

غضب سے ان کے خدا بچائے جلالِ باری عتاب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما

تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے
مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے
سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بے کسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے
یوں تو سب انہیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص اُن کی کمائی ہے
زائر بھی گئے کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے
اُٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے
گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے
اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے
مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے
اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چُھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

حرص و ہوسِ بد سے دل تو بھی ستم کر لے
تو ہی نہیں بیگانہ دنیا ہی پرائی ہے

ہم دِل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پَر کالے
کیوں پھونک دوں اِک اُف سے کیا آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکّہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف اُن کی رسائی ہے صرف اُن کی رسائی ہے

دشمن احمد (ﷺ) پہ شدت کیجئے

دشمن احمد (ﷺ) پہ شدّت کیجئے
ملحدوں کی کیا مُرّوت کیجئے
ذکر اُن کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یَا رسولَ اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انھیں کا صبح و شام
جانِ کافر پر قیامت کیجئے

آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہہ
ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب
اب شفاعت بالمحبّت کیجئے
اِذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور
جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر
مومنو! اتمام محبت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
التجا و استعانت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہا
اولیاء کو حکم نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے
ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے
ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو یہ عظمت سفر کی ہے
ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کے جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے

لب وَا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا تیرے دامانِ تر کی ہے

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارھویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارا نور کا

اُن کے قصرِ قدر سے خُلد ایک کمرہ نور کا
سِدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زُجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سُورہ نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

سرسوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یا غرض سے چُھٹ کے محض ذکر کو
نام پاک اُن کا جپا پھر تجھ کو کیا

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

ان کو تملیکِ مَلیکُ الملکْ سے
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا
ان کے نامِ پاک پر دل جان و مال
نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا
یَا عِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لَا یَعُوْدُوْنَ آگے ہوگا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدِ مصطفیٰ پھر تجھ کو کیا
دشت گرد و پیش طیبہ کا ادب
مکّہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس وطوفاں ہو شربا

منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی

توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَكَ بَدْرٌ فِیْ الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل

تورے چندن چندر پر وکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاكَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَكْ رحمے بر حسرت تشنہ لبک
موراجیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاھًا لِّسُوَیْعَاتٍ ذَھَبَتْ آں عہد حضور بار گہت
جب یاد آوت موہے کرنہ پرت دردا وہ مدینے کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْن دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرَقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اِس راہ پڑا جانا

سچی بات سکھاتے یہ ہیں

سچی بات سکھاتے یہ ہیں

سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

ہلتی نیو جماتے یہ ہیں

ٹوٹی آس بندھاتے یہ ہیں

جلتی جان بجھاتے یہ ہیں

روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے

مالک کُل کہلاتے یہ ہیں

ان کا حکم جہاں میں نافذ
قبضہ کل پر جماتے یہ ہیں
رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم
رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش ان کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
رافع نافع شافع دافع
کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی
جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو
آگ میں باغ لگاتے یہ ہیں
مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
رنگے بے رنگوں کا پردہ
دامن ڈھک کر چھپاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا
پلہ بھاری بناتے یہ ہیں

اِنَّـا اَعْـطَيْـنٰـكَ الْـكَـوْثَـر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کر بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
لاکھ بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں

نزع روح میں آسانی دے
کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
سلِّم سلِّم کی ڈھارس سے
پل سے پار لگاتے یہ ہیں
کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

طبرانی شریف کی روایت کے مطابق ذیل میں دیئے ہوئے کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔

۱۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ
۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
۳۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
۴۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر کے گلی گلی تباہ
ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سائے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں
یادِ حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں
یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھرائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں
اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں
سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوز غم ساز طرب بجائے کیوں

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ

تم پہ کروڑوں درود

کعبے کے بدرُ الدُّجےٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضُّحےٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ ﷺ تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پر کروروں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پر کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پر کروروں درود

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون انہیں پالتا تم پہ کروروں درود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلا
ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروروں درود

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروروں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

نقش نعل پاک کی برکتیں

جس نے تبرک کے طور پر نعلین پاک مصطفیٰ ﷺ اپنے پاس رکھا وہ باغیوں کے بلوے، فساد، دشمنوں کے غلبے، حاسدوں کے حسد اور شیطان ملعون سے محفوظ ہو گیا۔

گر کسی حاملہ عورت نے اپنے پاس رکھا تو اسے زچگی کی تکلیف دور ہو گئی۔ (شمائل رسول ﷺ)

زمین و زماں تمھارے لیے

زمین وزماں تمہارے لیے مکین ومکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
فرشتے خِدَم رسولِ حِشم تمامِ اُمم غلامِ کرم
وجود وعدم حدوث وقدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لیے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین وفلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لیے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و امان تمہارے لیے

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے

نہ روحِ امیں نہ عرش بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

عطائے ارب جلائے کرب فیوضِ عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب بَرِبِّ جہاں تمہارے لیے
یہ فیض دیئے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے
سحابِ کرم روانہ کیے کہ آب نِعَم زمانہ پیے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لیے
کلیم و نجی مسیح وصفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی وعلی ثناء کی زباں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لِوا کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

ایمان ہے قال مصطفائی

ایمان ہے قال مصطفائی
قرآن ہے حال مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دست دل سے
دامان خیال مصطفائی
روشن کر قبر بے کسوں کی
اے شمع جمال مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مرا گھر
اے شمع جمال مصطفائی
مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے
اے شمع جمال مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دل میں آ جا
اے شمع جمال مصطفائی

چمکا دے نصیب بد نصیباں
اے شمع جمال مصطفائی

چھایا آنکھوں تلے اندھیرا
اے شمع جمال مصطفائی

دل سرد ہے اپنی لو لگا دے
اے شمع جمال مصطفائی

بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا
اے شمع جمال مصطفائی

میرے دلِ مردہ کو جلا دے
اے شمع جمال مصطفائی

آنکھیں تری راہ تک رہی ہے
اے شمع جمال مصطفائی

تاریک ہے رات غم زدوں کی
اے شمع جمال مصطفائی

تاریکیٔ گور سے بچانا
اے شمع جمال مصطفائی

للہ ادھر بھی کوئی پھیرا
اے شمع جمال مصطفائی

تقدیر چمک اٹھے رضا کی
اے شمع جمال مصطفائی

عاصیوں کو در تمھارا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا

فضلِ رب سے پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

کشفِ رازِ مَنْ رَّاٰنِی یوں ہوا
تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا

اُن کے در نے سب سے مُستغنی کیا
بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

ناخدائی کے لئے آئے حضور
ڈوبتوں کو سہارا مل گیا

خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن
مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا

آنکھیں پُر نم ہوگئیں سر جھک گیا
جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا

تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا

ہے محبت کس قدر نامِ خدا
نام حق سے نامِ والا مل گیا

بے خودی ہے باعثِ کشفِ حجاب
مل گیا ملنے کا رستہ مل گیا

دونوں عالم سے مجھے کیوں کھو دیا
نفس خود مطلب تجھے کیا مل گیا
اے حسن فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

رات کو سونے سے قبل توبہ کر کے سوئے

اے اللہ عزوجل اگر مجھ سے دانستہ یا نادانستہ کوئی کلمہ کفر سرزد ہو گیا ہو تو میں اس سے بیزار ہوں اور توبہ کرتا ہوں/کرتی ہوں۔ بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے اور میں کلمہ طیبہ پڑھتا ہوں/پڑھتی ہوں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنا ایمان آپ کے سپرد کیا آپ ہی میرے ایمان کی حفاظت فرمائیں۔

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا
طلعت سے زمانہ کو پُر انوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا
دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے
آئینوں کو جن جلووں نے دیوار بنایا
اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اُسے مطلع انوار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا
اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت
عاصی کا تمہیں حامی و غمخوار بنایا
آئینۂ ذات احدی آپ ہی ٹھہرے
وہ حُسن دیا ایسا طرحدار بنایا
عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا
گلزار جناں تیرے لیے حق نے بنائے
اپنے لیے تیرا گلِ رخسار بنایا

ہر بات بد اعمالیوں سے میں نے بگاڑی
اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا
اے ماہِ عرب مہرِ عجم میں ترے صدقے
ظُلمت نے مرے دن کو شب تار بنایا
بے یار و مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا
للہ کرم میرے بھی ویرانۂ دل پر
صحرا کو تیرے حُسن نے گلزار بنایا
اللہ تعالی بھی ہوا اس کا طرفدار
سرکار تمہیں جس نے طرفدار بنایا
ان کے لب رنگیں کی نچھاور تھی جس نے
پتھر میں حسن لعلِ پُر انوار بنایا

پُر نور ہے زمانہ صبح شب ولادت

پُر نور ہے زمانہ صبح شبِ ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبح شبِ ولادت
جلوہ ہے حق کا جلوہ صبح شبِ ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبح شبِ ولادت
فصلِ بہار آئی شکلِ نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبح شبِ ولادت
جنت کے ہر مکاں کی آئینہ بندیاں ہیں
آراستہ ہے دنیا صبح شبِ ولادت
دل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اُجالا صبح شبِ ولادت

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبح شبِ ولادت

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبح شبِ ولادت

پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطان نو کا خطبہ صبح شبِ ولادت

پیارے ربیعُ الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبح شبِ ولادت

نوشہ بناؤ ان کو دولہا بناؤ ان کو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبح شبِ ولادت

آمد کا شور سن کر گھر آئے ہیں بھکاری
گھیرے کھڑے ہیں رستہ صبح شبِ ولادت

ہاں دین والو اٹھو تعظیم والو اٹھو
آیا تمہارا مولیٰ صبح شبِ ولادت
اٹھو حضور آئے شاہِ غیور آئے
سلطانِ دین و دنیا صبح شبِ ولادت
آؤ فقیرو! آؤ منہ مانگی آس پاؤ
بابِ کرم ہے وا صبح شبِ ولادت
تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبح شب ولادت
بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیاء کا باڑہ
دے دے حسن کا حصّہ صبح شبِ ولادت

سیر گلشن کون دیکھے
دشت طیبہ چھوڑ کر

سیر گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

مر ہی جاؤں میں اگر اُس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قُربِ مسیحا چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

خلد کیسا نفس سرکش جاؤں گا طیبہ کو میں
بد چلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

حشر میں ایک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

کون کہتا ہے دلِ مُدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یا رب اسیران قفس
آ چکی باد صبا باغ مدینہ چھوڑ کر
مر کے جیتے ہیں جوان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

ؐ یا صلعم لکھنا حرام ہے

اکثر لوگ آج کل درود شریف کی جگہ ؐ یا صلعم، عمؐ، لکھتے ہیں یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ جن لوگوں کے نام احمد، محمد، علی، حسن وغیرہ ہیں ان پر ؐ اور ؐ بناتے ہیں۔ یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی؟

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کے ساتھ جل جلالہ پورا لکھیں آدھے جیم پر اکتفاء نہ کریں اور رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ بھی پورا لکھیں۔ اور ؓ پر اکتفا نہ کریں۔ (بہار شریعت بحوالہ طحطاوی)

جتنا مرے خدا کو ہے
میرا نبی عزیز

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز
کونین میں کسی کو نہ ہو گا کوئی عزیز

خاک مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دل ہے جس کو نہ ہو زندگی عزیز

کیوں جائیں ہم کہیں کہ غنی تم نے کر دیا
اب تو یہ گھر پسند یہ در یہ گلی عزیز

جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی
جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

گو ہم نمک حرام نمکے غلام ہیں
قربان پھر بھی رکھتی ہے رحمت تری عزیز

شانِ کرم کو اچھے بُرے سے غرض نہیں
اس کو سبھی پسند ہیں اس کو سبھی عزیز

منگتا کا ہاتھ اُٹھا تو مدینہ ہی کی طرف
تیرا ہی در پسند تری ہی گلی عزیز

اس در کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے
تختِ شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز

کونین دے دیئے ہیں ترے اختیار میں
اللہ کو بھی کتنی ہے خاطر تری عزیز

محشر میں دو جہاں کو خدا کی خوشی کی چاہ
میرے حضور کی ہے خدا کو خوشی عزیز

قرآن کھا رہا ہے اسی خاک کی قسم
ہم کون ہیں خدا کو ہے تیری گلی عزیز

دل سے ذرا یہ کہہ دے کہ ان کا غلام ہوں
ہر دشمنِ خدا ہو خدا کو ابھی عزیز

طیبہ کی خاک ہو کہ حیات ابد ملے
اے جاں بلب تجھے ہے اگر زندگی عزیز

سنگِ ستم کے بعد دعائے فلاح کی
بندے تو بندے ہیں تمہیں ہیں مدعی عزیز

طیبہ کے ہوتے خلد بریں کیا کروں حسن
مجھ کو یہی پسند مجھ کو یہی عزیز

سن لو خدا کے واسطے

سُن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض
یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض

اُن کے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض
جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض

عاجز نوازیوں پہ کرم ہے تُلا ہوا
وہ دل لگا کہ سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض

غم کی گھٹائیں چھائیں ہیں مجھ تیرہ بخت پر
اے مہر سُن لے ذرۂ بے دست و پا کی عرض

اے بیکسوں کے حامی و یاور سوا تیرے
کس کو غرض ہے کون سنے مبتلا کی عرض

الجھن سے دور نور سے معمور کر مجھے
اے زلفِ پاک ہے یہ اسیرِ بلا کی عرض

دکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں انہیں
مقبول کیوں نہ ہو دل درد آشنا کی عرض

کیوں طول دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں
خود جانتے ہیں آپ میرے مدعا کی عرض

قربان ان کے نام کے بے ان کے نام کے
مقبول ہو نہ خاص جناب خدا کی عرض

دامن بھریں گے دولت فضل خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسن مصطفیٰ کی عرض

نہ کیوں آرائشیں کرتا
خدا دنیا کے ساماں میں

نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
تمہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزمِ امکاں میں
یہ رنگینی یہ شادابی کہاں گلزارِ رضواں میں
ہزاروں جنتیں آ کر بسی ہیں کوئے جاناں میں
خزاں کا کس طرح ہو دخل جنت کے گلستاں میں
بہاریں بس چکی ہیں جلوۂ رنگینِ جاناں میں
تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئیں آنکھیں
اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا تھا بزم امکاں میں

تھکا ماندا وہ ہے جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا
وہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کوئے جاناں میں
تمہارا کلمہ پڑھتا اُٹھے تم پر صدقے ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسمِ بیجاں میں
عجب انداز سے محبوبِ حق نے جلوہ فرمایا
سرور آنکھوں میں آیا جان دل میں نور ایماں میں
فدائے خارہائے دشت طیبہ پھول جنت کے
یہ وہ کانٹے ہیں جن کو خود جگہ دیں گل رگِ جاں میں
ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں
تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

ظہور پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزم امکاں میں
اُسے قسمت نے اُس کے جیتے جی جنت میں پہنچایا
جو دم لینے کو بیٹھا سایۂ دیوار جاناں میں
ہوا بدلی گھرے بادل کھلے گُل بلبلیں چہکیں
تم آئے یا بہارِ جانفزا آئی گلستان میں
کسی کو زندگی اپنی نہ ہوتی اس قدر میٹھی
مگر دھوون تمہارے پاؤں کا ہے شیرۂ جاں میں
نسیم طیبہ سے بھی شمع گل ہو جائے لیکن یوں
کہ گلشن پھولیں جنت لہلہا اٹھیں چراغاں میں
یہاں کے سنگریزوں سے حسن کیا لعل کو نسبت
یہ ان کی رہ گزر میں ہیں وہ پتھر ہے بدخشاں میں

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی میں

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

خاک پامال غریباں کو نہ کیوں زندہ کرے
جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحائی ہو

اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاک طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

تاج والوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے در پر
ہم کو حاصل شرفِ ناصیہ فرسائی ہو

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

خلعتِ مغفرت اس کے لئے رحمت لائے
جس نے خاکِ در شہِ جائے کفن پائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب
کاش! اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو
کیوں کریں بزم شبستانِ جناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمع شبِ انتہائی ہو
ذکر خدام نہیں مجھ کو بتا دیں دشمن
کوئی نعمت بھی کسی اور سے گر پائی ہو
دیکھیں جاں بخشیٔ لب کو تو کہیں خضر و مسیح
کیوں مَرے کوئی اگر ایسی مسیحائی ہو
بند جب خواب اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو
یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو، یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو
جس بات میں مشہور جہاں ہے لبِ عیسیٰ
اے جانِ جہاں وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو
ٹوٹے ہوئے دم، جوش پہ طوفانِ معاصی
دامن نہ ملے اُن کا تو کیا جانیے کیا ہو
یوں جھک کے ملے ہم سے کمینوں سے وہ جس کو
اللہ نے اپنے ہی لئے خاص کیا ہو

مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو

منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے
جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

قدرت نے ازل میں یہ لکھا ان کی جبیں پر
جو ان کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے بُرا ہو کہ بھلا ہو

سو جاں سے گنہگار کا ہو رختِ عمل چاک
پردہ نہ کھلے گر ترے دامن سے بندھا ہو

اللہ یوں ہی عمر گزر جائے گدا کی
سر خم ہو درِ پاک پر اور ہاتھ اٹھا ہو
ابرار نکوکار خدا کے ہیں خدا کے
اُن کا ہے وہ اُن کا ہے جو بد ہو جو بُرا ہو
اے نفس انہیں رنج دیا اپنی بدی سے
کیا قہر کیا تو نے ارے تیرا بُرا ہو
شاباش حسن اور چمکتی سی غزل پڑھ
دل کھول کر آئینہ ایماں کی جلا ہو

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینہ پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
جو بھیک لئے راہ گدا دیکھ رہا ہو

گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو

ہمسایۂ رحمت ہو ترا سایۂ دیوار
رُتبہ سے تنزل کرے تو ظلِ ہُما ہو

موقوف نہیں صبح قیامت ہی پہ یہ عرض
جب آنکھ کھلے سامنے تو جلوہ نما ہو

دے اُس کو دمِ نزع اگر حور بھی ساغر
منہ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا ہو

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گُما ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ویراں ہوں جب آباد مکاں صبح قیامت
اجڑا ہوا دل آپ کے جلوؤں سے بسا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

جب دینے کو بھیک آئے سرِ کوئے گدایاں
لب پر یہ دُعا تھی میرے منگتا کا بھلا ہو

جھک کر انہیں ملنا ہے ہر اک خاک نشیں سے
کس واسطے نیچا نہ وہ دامانِ قبا ہو

دے ڈالیے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل درد حسن کی بھی دوا ہو

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مبارک رہے عندلیبو تمہیں گُل
ہمیں گُل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
بنا شہ نشیں خسرو دو جہاں کا
بیاں کیا ہو عز و وقارِ مدینہ
مری خاک یا رب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
رگِ گُل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھئے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

بنا آسماں منزل ابنِ مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

مرادِ دل بُلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ
حرم ہے اُسے ساحت ہر دو عالم
جو دل ہو چکا ہے شکارِ مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

گانے باجوں سے بچو!

رسالت مآب ﷺ کا فرمان عالی شان کہ جو کان لگا کر دھیان سے گانے سنے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا۔ (ابن عساکر)

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لیجائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے
تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے
شبِ اسریٰ کے دُولہا پر نچھاور ہونے والی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے
کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے
تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے
بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے
زمیں تھوڑی سی دیدے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے
پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کب تک ذلیل وخوار در در بے ٹھکانے سے
نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حُسنِ عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گذرے زمانے سے

ماہانہ فاتحہ

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ اور علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کا ماہانہ عرس ہر اسلامی ماہ کی 7 تاریخ کو بمقام مزار قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ متصل میمن مسجد مصلح الدین گارڈن (سابقہ کھوڑی گارڈن) میں مغرب تا عشاء منعقد کیا جاتا ہے۔

مرادیں مل رہی ہیں
شاد شاد ان کا سوالی ہے

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد ان کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے
بشر ہو یا مَلک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربارِ عالی ہے
وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے
وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا

کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے
فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑہ بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے
نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے
فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے
خدا شاہد کہ روز حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے
مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے

غریبوں بیکسوں کا اور پیارے کون والی ہے
تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے
شرف مکّہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدقے میں وہ اللہ والی ہے
وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولیٰ
میں ان کے صدقے جاؤں اور میرا کون والی ہے
ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنائی ہے
حسن کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

دم اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے

دم اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے
مرے دل میں چین آئے تو اُسے قرار آئے

تری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انہیں سے دور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے

مرے دل کو دردِ الفت وہ سکون دے الٰہی
مری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

مجھے نزع چین بخشے مجھے موت زندگی دے
وہ اگر مرے سرہانے دم احتضار آئے

نہ حبیب سے محبّ کا کہیں ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا تمہیں جس پہ پیار آئے

مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا
کہ علاج غم الم کا مرے غمگسار آئے

سبب وفور رحمت مری بے زبانیاں ہیں
نہ فغاں کے ڈھنگ جانوں نہ مجھے پکار آئے

یہ کریم ہیں وہ سرور کہ لکھا ہوا ہے در پر
جسے لینے ہوں دو عالم وہ امیدوار آئے

ترے صدقے تیرا صدقہ ہے وہ شاندار صدقہ
وہ وقار لے کے جائے جو ذلیل و خوار آئے

تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم اس سے زائد
نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے

ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی
ترا نام سن کے داتا ہم امیدوار آئے

چمک اٹھے خاک تیرہ بنے مہر ذرّہ ذرّہ
مرے چاند کی سواری جو سرِ مزار آئے

گلِ خلد لے کہ زاہد تجھے خار طیبہ دے دوں
مرے پھول مجھ کو دیجئے بڑے ہوشیار آئے

نہ رک اے ذلیل و رسوا درِ شہر یار پر آ
کہ یہ وہ نہیں ہیں حاشا جنہیں تجھ سے عار آئے

حسن ان کا نام لے کر تو پکار دیکھ غم میں
کہ یہ وہ نہیں جو غافل پسِ انتظار آئے

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ منھ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرّہ نواز و بندہ پرور ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے
تصدق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طوافِ خانۂ کعبہ عجب دلچسپ منظر ہے
خدا کی شان یہ لب اور بوسہ سنگ اسود کا
ہمارا منہ اور اس قابل عطائے رب اکبر ہے

جو ہیبت سے رکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے
صفائے قلب کے جلوے عیاں ہیں سعی مسعیٰ سے
یہاں کی بے قراری بھی سکونِ جانِ مضطر ہے
مقام حضرت خلت پدرساں مہرباں پایا
کلیجہ سے لگانے کو حطیم آغوش مادر ہے
لگاتا ہے غلاف پاک کوئی چشم پرنم سے
لپٹ کر ملتزم سے کوئی محو وصل دلبر ہے
وطن اور اس کا ترکہ صدقے اس شام غریبی پر
کہ نورِ رکن شامی روکش صبح منور ہے
ہوئے ایمان تازہ بوسۂ رکنِ یمانی سے
فدا ہو جاؤں یمن و ایمنی کا پاک منظر ہے

شفاء کیوں کر نہ پائیں نیم جاں زہر معاصی کے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاقِ اکبر ہے
یہ زم زم اس لیے ہے جس لیے اس کو پیے کوئی
اسی زم زم میں جنت ہے اسی زم زم میں کوثر ہے
ہوا ہے پیر کا حج پیر نے جن سے شرف پایا
انہیں کے فضل سے دن جمعہ کا ہر دن سے بہتر ہے
نہیں کچھ جمعہ پر موقوف افضال و کرم ان کے
جو وہ مقبول فرما لیں تو ہر حج، حج اکبر ہے
حسن حج کر لیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیاء پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جن کا رستہ دل کے اندر ہے

یہ کس شہنشاہ والا کی آمد آمد ہے

یہ کس شہنشہِ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل
یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے
یہ آج کاہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لبِ زمین کو لبِ آسماں نے کیوں چوما
سماوا ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسمِ بہار آیا!

یہ آج کیا ہے کہ بُت اوندھے ہوگئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے
یہ انبیاء و رسل کس کے انتظار میں ہیں
یہ آج لات وہبل کس سے انکسار میں ہیں
یہ آج بُشْرٰی لَکُمْ کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرحبا کی نداؤں میں آج زور ہے کیوں
کہا جواب میں ہاتف نے لو مبارک ہو
اٹھو خدا کے حبیب آئے مژدہ ہو تم کو
یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انہی کی مدح و ثناء صبح و شام کرتے ہیں

رُسل انہی کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہی کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں
یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں
انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہی کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں
جو گر رہے تھے انہیں نائبوں نے تھام لیا
جو گر چکے ہیں یہ انہیں اٹھانے آئے ہیں
سنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوری
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ

تو شمعِ رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی
کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بُت خانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ
ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے تیرا بلبل پروانہ ہے پروانہ
سنگ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ
گر پڑ کر یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ
حُبِّ صنمِ دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ
تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے
ہشیار ہے دیوانہ ہشیار ہے دیوانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ
آنکھوں میں میری تو آ اور دل میں میرے بس جا
دل شاد مجھے فرما اے جلوۂ جانانہ
آباد اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری
جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور مفتی اختر رضا خان
صاحب مقطع کو اس طرح پڑھتے ہیں۔

سرکار کے جلوؤں سے روشن ہے دلِ نوری
تاحشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

کرم جو آپ کا اے سیدِ ابرار ہو جائے

کرم جو آپ کا اے سیدِ ابرار ہو جائے
تو ہر بد کار بندہ دم میں نیکوکار ہو جائے
جو مومن دیکھے تم کو محرمِ اسرار ہو جائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہو جائے
جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل وخوار ہو جائے
جو ہو جائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہو جائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہو جائے
اگر آئے وہ جانِ نور میرے خانۂ دل میں
مہ و خاور مرا گھر مطلعِ انوار ہو جائے

غم و رنج و الم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہو جائے
عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفش پا رکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہو جائے
تلاطلم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارا آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے
جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ڈوبا ہوا بیڑا
اشارا آپ کا پائے تو مولیٰ پار ہو جائے
گنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے

اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے
تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے اُلٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو، ابھی سرکار ہو جائے
ترا تصدیق کرنے والا ہے اللہ کا مومن
ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی انکار ہو جائے
بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلّہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی میرے پلّے پر مرا غم خوار ہو جائے
قوافی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی
مگر بس بھی کرو نوری نہ پڑھنا بار ہو جائے

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتا ملتا نہیں
ہے رگِ گردن سے اقرب نفس کے اندر ہے وہ
یوں گلے سے مل کے بھی ہے وہ جدا ملتا نہیں
ڈوب تو بحرِ فنا میں پھر بقا پائے گا تو
قبل از بحرِ فنا بحرِ بقا ملتا نہیں
دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی
آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں
ذرہ ذرہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے
بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لقا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ سے عیاں ہے ایسا ظاہر ہو کے بھی
قطرے قطرے میں نہاں ہے بر ملا ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے، ملنے کا در ہے یہی
بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں

طائرِ جاں کی طرح دل اڑ کے جا بیٹھا کہاں
میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا ملتا نہیں

دہر یہ الجھا ہوا ہے دہر کے پھندوں میں یوں
سارا اُلجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں

نعمتِ کونین دیتے ہیں دو عالم کو یہی

مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں
سب سے پھر کر آئے ہیں اب شاہِ والا کے حضور
جُز تمہارے شافعِ روزِ جزا ملتا نہیں
درد مندی کے لیے آدم سے تا عیسیٰ گئے
دے جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں
محی سنت، حامیٔ ملت، مجدد دین کا
پیکرِ رُشد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں
کس طرح ہو حاضرِ در نوریٔ بے پر شہا
ناکے روکے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انھیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں
انھیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبد سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں
نظر ہو قدموں پر ان کے نثار آنکھوں میں
بنائیں اپنا وہ رہ گزار آنکھوں میں

نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قربان ہو
کرے کرم تو وہ ناقہ سوار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پر کیا ہے میرے تصور نے
کہ آج کھینچ دی تصویر یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہوگا خلد میں دیدار یار آنکھوں میں

وہ نور دے مرے پروردگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی روشن ہو
لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں
کھلے ہیں دیدۂ عشاق خواب مرگ میں بھی
کہ اس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں
یہ دل تڑپ کہ کہیں آنکھوں میں نہ آ جائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں
فرشتو! پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہو
لو دیکھ لو یہ ہے تصویر یار آنکھوں میں
عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں
پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

حبیب خدا کا نظارہ کروں میں

حبیب خدا کا نظارہ کروں میں
دل و جان ان پر نثارا کروں میں
خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد ﷺ
اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں
ترے نام پر سر کو قربان کر کے
تیرے سر سے صدقے اتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں
خدارا اب آؤ کے دم ہے لبوں پر
دمِ واپسی تو نظارہ کروں میں

دمِ واپسی تک ترے گیت گاؤں
محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کروں میں
تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے
یہ صدمات فرقت سہارا کروں میں
تری کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اپنی بہارا کروں میں
مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے
سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں
میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گزارا کروں میں
سلاسل مصائب کے ابرو سے کاٹو
کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تری کفش پا پہ نثارا کروں میں
ترے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
مرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں
خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں
خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں
صبا ہی سے نوری سلام اپنا کہہ دے
سوا اس کے کیا اور چارہ کروں میں

میں نے مر کے حیات پائی ہے

تری آمد ہے موت آئی ہے
جان عیسیٰ تری دہائی ہے
کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے
کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے
سینکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو
کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے
ان کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں
اچھی ساعت سے موت آئی ہے
تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا
آپ آئے کہ جان آئی ہے

مر رہا تھا تم آئے جی اٹھا
موت کیا آئی جان آئی ہے
زندگی پائی میں نے مر مر کے
میں نے جی جی کے موت پائی ہے
زندگی کیا تھی جس میں موت آئی
زندگی بعد مرگ پائی ہے
موت کا اب نہیں ذرا کھٹکا
زندگی شُبھ گھڑی سے پائی ہے
مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو
موت کے ساتھ جان آئی ہے

حسرتِ دیدِ یار میں ہم نے
آج مر مر کے موت پائی ہے
ذبح کر ڈالا تو نے او ظالم
نفس تُو تو نرا قصائی ہے
اچھے جو کام کرنے ہیں کر لو
جان اپنی نہیں پرائی ہے
واہ! کیا بات آپ کی نوری
کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے
نوری ہرگز نہیں ہے تو ناری
موتِ اسلام تو نے پائی ہے

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر ہے شام دو
خیر سے دن خدا وہ لائے دونوں حرم ہمیں دکھائے
زم زم و بیرِ فاطمہ کے ہم پیئیں گے جام دو
ذات حسن حسین ہے عین شبیہِ مصطفٰے ﷺ
ذات ہے اک نبی کی ذات ہیں یہ اسی کے نام دو
پی کے پلا کے مے کشو ہم کو بچی کھچی ہی دو
قطرہ دو قطرہ ہی سہی کچھ تو برائے نام دو
ہاتھوں سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دستِ حسن حسین سے اور بھی لیں گے جام دو

وسطِ مسجہ پہ سر رکھیئے انگوٹھے کا اگر
نام الہٰ ہے لکھا ، ہ اور الف ہے لام دو
ہاتھ کو کان پر رکھو پا با ادب سمیٹ لو
دال ہو ایک ،ہ ہو ایک، آخر حرف لام دو
نام حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا
نامِ محمدی ﷺ بنے جسم کو یہ نظام دو
تلوؤں سے انکے چار چاند لگ گئے مہر و ماہ کو
ہیں یہ انھیں کی تابشیں ہیں یہ اُنھیں کے نام دو
روئے صبیح اک سحر زلف دوتا ہے شام دو
پھول سے گال صبح دم مہر ہیں لالہ فام دو

عارض نور بار سے بکھری ہوئی ہے زلف جو
ایک اندھیری رات میں نکلے مہہ تمام دو
گاہ وہ آفتاب ہیں گاہ وہ ماہتاب ہیں
جمع ہیں ان کے گالوں میں مہر و ماہ تمام دو
بازیٔ زیست مات ہے موت کو بھی ممات ہے
موت کو بھی ہے ایک دن موت پہ اذن عام دو
اب تو مدینے لے بُلا گنبد سبز دے دکھا
حامد و مصطفٰے ترے ہند میں ہیں غلام دو

کاش! گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مُضمحل جاتا
کاش! گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا
دم میرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا
میرے دل سے دُھل جاتا داغِ فرقت طیبہ
طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ ہی میں مل جاتا
موت لے کے آ جاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا
خُلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

دل مرا بچھا ہوتا ان کی راہ گزاروں میں
ان کے نقش پا سے یوں مل کے مستقل جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقش پا یہ دل بنتا
یا تو خاک پا بن کے پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدۂ و دل پر
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

چشم تر وہاں بہتی دل کا مدعا کہتی
آہ! با ادب رہتی منھ میرا سل جاتا
در پہ دل جھکا ہوتا اِذن پا کہ پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا
میرے دل میں بس جاتا جلوہ زارِ طیبہ کا
داغِ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا
ان کے در پر اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

نعرۂ رسالت یارسول اللہ ﷺ

صدر بزمِ کثرت یا رسول اللہ ﷺ
راز دارِ وحدت یا رسول اللہ ﷺ
ہر جہاں کی رحمت یا رسول اللہ ﷺ
بہترین خلقت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ
محوِ خواب غفلت یا رسول اللہ ﷺ
ہو گئی امت یا رسول اللہ ﷺ
سویا بختِ ملت یا رسول اللہ ﷺ
کیجئے عنایت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ
صاحبِ ہدایت یا رسول اللہ ﷺ

چھایا ابرِ ظلمت یا رسول اللہ ﷺ
ناتواں ہے امت یا رسول اللہ ﷺ
کیجئے حمایت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

درپئے شرارت یا رسول اللہ ﷺ
کفر کی جماعت یا رسول اللہ ﷺ
ناتواں ہے امت یا رسول اللہ ﷺ
کیجئے حمایت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

مالکِ شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
بیکسوں کی طاقت یا رسول اللہ ﷺ

میزبانِ امت یا رسول اللہ ﷺ
ایک جامِ شربت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ
آپ کی اطاعت یا رسول اللہ ﷺ
وہ خدا کی اطاعت یا رسول اللہ ﷺ
جس کو ہو بصیرت یا رسول اللہ ﷺ
دیکھے شانِ قربت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ
دید کے ہوں طالب جب خدا سے موسیٰ
ان سے لَنْ تَرَانِیْ کہہ دے رب تمہارا

پر تمہارے رب سے تم کو میرے مولیٰ
ہے پیام وصلت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

کرنا تھا خدا کو ہم پہ آشکارا
آخری نبی ﷺ ہے اس کو سب سے پیارا
کوئی بھی نبی ہو پچھلی امتوں کا
تم کو سب پہ سبقت یا رسول اللہ ﷺ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تم کو جو بتائے اپنے جیسا انساں
کور چشم ہے وہ دو جہاں کے سلطاں

دیو کا ہے بندہ وہ عدو رحماں
جس کو تم سے نفرت یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تم ہو نور یزداں شمع بزم امکاں
تم ہو وجہ ہر شئے دہر کی رگِ جاں
تم سے کوہ صحرا تم سے یہ گلستاں
تم بقائے خلقت یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

دہر میں ہے کیا شے تم سے جو نہاں ہے
تم پر حال اختر بالیقیں عیاں ہے
بس مری خموشی ہی مری زباں ہے
کیا کروں شکایت یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

منور میری آنکھوں کو میرے شمس الضحیٰ کردیں

منور میری آنکھوں کو میرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلف دوتا کردیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں
جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
ہر اک موج بلا کو میرے مولا ناخدا کردیں
میری مشکل کو یوں آساں میرے مشکل کشا کردیں
گل طیبہ میں مل جاؤں گلوں سے مل کر کھلِ جاؤں
حیاتِ جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں
جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کردیں
پلٹ کے پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں

نبی سے ہو جو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر برادر مال و جاں اس پر فدا کردیں
مجھے کیا فکر ہو اختر میرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کردیں

کیا آپ پریشان ہیں.....؟

اگر ہاں تو آیئے پریشان ہونا چھوڑیے اور ختم قادریہ شریف میں شرکت کیجئے۔ بزرگوں کے فرمان کے مطابق ختم قادریہ شریف ہر رنج ،غم ،مصیبت، پریشانی کے حل کے لیے اکسیر ہے۔

تو آیئے شرکت کیجئے اور اپنی جملہ مشکلات سے نجات پایئے

ہر اتوار بعد نماز عصر تا مغرب، نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مرحبا

سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مرحبا
کر کے خم سب اپنا سر میٹھا مدینہ مرحبا

ڈوبا رہتا ہے مدینہ روشنی میں ہر گھڑی
رات ہو یا ہو سحر میٹھا مدینہ مرحبا

نور برساتے منارے سبز گنبد کی بہار
دل ہو روشن دیکھ کر میٹھا مدینہ مرحبا

جانتے ہو سبز گنبد کیوں حسیں ہے اس قدر
اس میں ہے آقا ﷺ کا گھر میٹھا مدینہ مرحبا

پھول مہکے، دھول چمکے خوبصورت ہر ببول
پرکشش ہر اک حجر میٹھا مدینہ مرحبا

پو پھٹی، تڑکا ہوا اور چہچہائیں بلبلیں
ہے سماں رنگین تر میٹھا مدینہ مرحبا

جب کہ چلتی ہے صبا آقا ﷺ کا روضہ چوم کر
جھوم اٹھتے ہیں شجر میٹھا مدینہ مرحبا

برق چمکی، لہر اُبھری، ابر برسا اور گیا
گنبد خضرا نکھر میٹھا مدینہ مرحبا

عظمتیں ہیں رفعتیں ہیں نعمتیں ہیں برکتیں
رحمتیں ہیں ہر ڈگر میٹھا مدینہ مرحبا

ہجر طیبہ میں جو روتے ہیں خدایا ہو نصیب
ہو مدینے کا سفر میٹھا مدینہ مرحبا

یا رسول اللہ! کہتے ہی ٹلیں گی مشکلیں
غمزدو آؤ! ادھر میٹھا مدینہ مرحبا

پھول تو پھر پھول ہیں کانٹے بھی اس کے حسن میں
خوب سے ہیں خوب تر میٹھا مدینہ مرحبا

خلد کی رنگینیاں شادابیاں تسلیم ہیں
خلد اپنی جا مگر میٹھا مدینہ مرحبا

جو مدینے آ گیا عطار! آ کر مر گیا
وہ بڑا ہے بخت ور میٹھا مدینہ مرحبا

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے
مری آنکھ میں سمانا مدنی مدینے والے
بنے دل ترا ٹھکانا مدنی مدینے والے
تری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
مرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
مرے سب عزیز چھوٹیں مرے دوست بھی گوروٹھیں
کہیں تم نہ روٹھ جانا مدنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ ترا ہوں شہہ مدینہ
مجھے قدموں سے لگانا مدنی مدینے والے

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شفا ہے
اے طبیب جلد آنا مدنی مدینے والے

کہوں کس سے آہ! جا کر سنے کون میرے سرور
مرے درد کا فسانہ مدنی مدینے والے

مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرہ
یا نبی ﷺ مدد کو آنا مدنی مدینے والے

میں غریب بے سہارا کہاں اور ہے گزارا
مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے

یہ کرم بڑا کرم ہے ترے ہاتھ میں بھرم ہے
سرِ حشر بخشوانا مدنی مدینے والے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

مرے شاہ وقت رخصت مجھے میٹھا میٹھا شربت
تری دید کا پلانا مدنی مدینے والے

ترے نام پر ہو قربان مری جان جانِ جاناں
ہو نصیب سر کٹانا مدنی مدینے والے

مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

ترا غم ہی چاہے عطار اسی میں رہے گرفتار
غمِ مال سے بچانا مدنی مدینے والے

نزع کی سختیاں کیسے سہوں گا

شدائد نزع کے کیسے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ
اندھیری قبر میں کیسے رہوں گا یارسول اللہ ﷺ
مجھے مرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں
وطن میں مر گیا تو کیا کروں گا یارسول اللہ ﷺ
نہ چھوڑے جُرم چھٹتے ہیں نہ مارے نفس مرتا ہے
نہ جانے نیک آخر کب بنوں گا یارسول اللہ ﷺ
اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
تو تنہا قبر میں کیوں کر رہوں گا یارسول اللہ ﷺ
برائے نام دردِ سر بھی تو میں سہہ نہیں سکتا
عذابِ قبر کیسے سہوں گا یا رسول اللہ ﷺ

یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر
میں کیونکہ ڈنک بچھو کے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ
یہاں معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں مجھ سے
تو گرمی حشر کی کیسے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ
بروز حشر گر نظر کرم مجھ پر نہ کی تو پھر
میں جا کر کس کے دامن میں چھپوں گا یارسول اللہ ﷺ
جو تم چاہو گے تو ہونگی مری سب مشکلیں آساں
وگرنہ نار میں جا پڑوں گا یا رسول اللہ ﷺ
تمہارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز
کرم سے ساتھ جنت میں چلوں گا یارسول اللہ ﷺ

گناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر
نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یارسول اللہ ﷺ

زباں پر ہوگا اس دم یا رسول اللہ کا نعرہ
بروز حشر میں جس دم اٹھوں گا یا رسول اللہ ﷺ

غم امت میں روتا دیکھ کر تم کو سرِ حشر
شہا! قابو میں کیسے دل رکھوں گا یا رسول اللہ ﷺ

کرم فرما کہ ہو عطار بھی اس قول کا مصداق
تری خاطر جیوں گا اور مروں گا یارسول اللہ ﷺ

اے کاش تصور میں مدینے کی گلی ہو

اے کاش تصور میں مدینے کی گلی ہو
اور یاد محمد ﷺ کی مرے دل میں بسی ہو
دو سوز بلال رضی اللہ عنہ آقا ﷺ ملے درد رضا رضی اللہ عنہ سا
سرکار ﷺ عطا عشق اویس رضی اللہ عنہ قرنی ہو
اے کاش ! میں بن جاؤں مدینے کا مسافر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو
پھر رحمت باری عزوجل سے چلوں سوئے مدینہ
اے کاش ! مقدر سے میسر وہ گھڑی ہو
جب آؤں مدینے میں تو ہو چاک گریباں
آنکھوں سے برستی ہوئی اشکوں کی جھڑی ہو

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آجائے
چوکھٹ پی ترے سر ہو مری روح چلی ہو
جب لے کے چلو گورِ غریباں کو جنازہ
کچھ خاک مدینے کی مرے منہ پہ سجی ہو
جس وقت نکیرین مری قبر میں آئیں
اُس وقت مرے لب پہ سجی نعت نبی ہو
اللہ! کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو
آقا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو

اللہ عزوجل کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
اے کاش ! محلے میں جگہ ان ﷺ کے ملی ہو
محفوظ سدا رکھنا شہا ﷺ بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو
صدقہ میرے مرشد کا کرو دور بلائیں
ہو بہتری اس میں جو بھی ہر ارمان دلی ہو
عطار ہمارا ہے سر حشر اسے کاش!
دست شہہ بطحیٰ سے یہی چٹھی ملی ہو

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے

ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے
جائیں گے جا کر انہیں ﷺ زخمِ جگر دکھلائیں گے
وہ ﷺ اگر چاہیں گے تو ایسی نظر فرمائیں گے
خوب روئیں گے پچھاڑوں پر پچھاڑیں کھائیں گے
خشک اشکِ عشق سے آنکھیں ہیں، دل بھی سخت ہے
آپ ﷺ ہی چاہیں گے تو آقا ﷺ ہمیں تڑپائیں گے
موت اب تو گنبدِ خضریٰ کے سائے میں ملے
کب تک آقا ﷺ در بدر کی ٹھوکریں ہم کھائیں گے
اے خوشا ! تقدیر سے گر ہم کو منظوری ملی
رکھ کے سر دہلیز پر سرکار ﷺ کی مر جائیں گے

روتے روتے گر پڑیں گے ان کے قدموں میں وہاں
روزِ محشر شافعِ محشر ﷺ نظر جب آئیں گے
خلد میں ہوگا ہمارا داخلہ اس شان سے
یارسولَ اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے جائیں گے
حشر میں کیسے سنبھالوں گا میں اپنے آپ کو
"آ مرے عطار آ" وہ ﷺ جب وہاں فرمائیں گے
ہائے اب کی بار بھی عطار جو زندہ بچے
پھر مدینے سے کراچی روتے روتے آئیں گے

مل گئی کیسی سعادت مل گئی

مل گئی کیسی سعادت مل گئی
مجھ کو اب حج کی اجازت مل گئی
پھر مدینے کا سفر در پیش ہے
پھر مدینے کی اجازت مل گئی
میرے مدنی پیر و مرشد رضی اللہ عنہ کے طفیل
پھر مدینے کی اجازت مل گئی
کیوں نہ جھوموں کیوں نہ لوٹوں مجھ کو تو
پھر مدینے کی اجازت مل گئی
میں خوشی سے مر نہ جاؤں اب کہیں
پھر مدینے کی اجازت مل گئی

دے دے یارب عزوجل ! مجھ کو توفیقِ ادب
پھر مدینے کی اجازت مل گئی
رونے والی آنکھ دیدے یا خدا عزوجل!
پھر مدینے کی اجازت مل گئی
یا الٰہی عزوجل قلبِ مُضطر ہو عطا
پھر مدینے کی اجازت مل گئی
قبر انور کی زیارت جس نے کی
اس کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مل گئی
میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کا ہوں غلام
کتنی اعلیٰ مجھ کو نسبت مل گئی

راہ سنت میں ہوا جو بھی ذلیل
اس کو ان کے در سے عزت مل گئی

خاکِ طیبہ سے کیا جس نے علاج
ہر مرض سے اس کو راحت مل گئی

میری قسمت کی یہی معراج ہے
ان کے نقش پا سے نسبت مل گئی

تھے گناہ حد سے سوا عطار کے
ان کے صدقے پھر بھی جنت مل گئی

کیوں نہ رشک آئے ہمیں عطار پر
اس کو طیبہ کی اجازت مل گئی

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یا رسول اللہ ﷺ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول اللہ ﷺ
تمہیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یارسول اللہ ﷺ
گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارسول اللہ ﷺ
نکل جائے بُری ہر ایک خصلت یارسول اللہ ﷺ
گنہ لحہ بہ لحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارسول اللہ ﷺ
گنہ کر کر کے ہائے! ہوگیا دل سخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسول اللہ ﷺ
میں بچنا چاہتا ہوں ہائے! پھر بھی بچ نہیں پاتا
گناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یارسول اللہ ﷺ

کمر اعمال بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچا لو جانِ رحمت یارسول اللہ ﷺ
مرے مُنہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزت یارسول اللہ ﷺ
بوقتِ نزع ﷺ آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مرا ایمان رکھ لینا سلامت یارسول اللہ ﷺ
ترے رب عزوجل کی قسم میں لائقِ نارِ جہنم ہوں
بچا سکتی ہے بس تیری شفاعت یارسول اللہ ﷺ
یہاں جیسے ہماری عیب پوشی آپ ﷺ کرتے ہیں
وہاں بھی آپ ﷺ رکھ لیجئے گا عزت یارسول اللہ ﷺ

مرے آنسو نہ ہوں برباد دنیا کی محبت میں
رلائے بس مجھے تیری محبت یا رسول اللہ ﷺ
فسادِ نفسِ ظالم سے بچا لو از پئے شیخین
کرو شیطان سے میری حفاظت یارسول اللہ ﷺ
سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سکرات کی سرکار
سرِ بالیں اب آؤ جانِ رحمت یارسول اللہ ﷺ
مرا یہ خواب ہو جائے شہا شرمندۂ تعبیر
مدینہ میں پیوں جام شہادت یارسول اللہ ﷺ
مرے دل سے ہوس دنیا کی دولت کی نکل جائے
عطا کر دو مجھے بس اپنی الفت یارسول اللہ ﷺ
پھنسا جاتا ہے دنیا کی محبت میں دلِ عطار
کرو عطار سے یہ دور آفت یارسول اللہ ﷺ

خوشیاں مناؤ بھائیو ! سرکار ﷺ آگئے

خوشیاں مناؤ بھائیو ! سرکار ﷺ آگئے
سرکار ﷺ آگئے، شہِ ابرار ﷺ آگئے
سب جھوم جھوم کر کہو سرکار ﷺ آگئے
دونوں جہاں کے مالک ﷺ و مختار آگئے
وہ غمزدوں کے حامی و غم خوار ﷺ آگئے
دکھیوں کے بے کسوں کے مددگار ﷺ آگئے
وہ مسکراتے خلق کے سردار ﷺ آگئے
چمکاتے اپنا چہرہ چمکدار آگئے
ہے آج جشن آمد سرکار ﷺ چار سو
دنیا میں آج نبیوں علیہ السلام کے سالار ﷺ آگئے

خوشیوں کے لمحات آ گئے دیوانے جھوم اُٹھے
عیدوں کی عید آ گئی سرکار ﷺ آ گئے

دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا میں تری تقدیر پر نثار
گودی میں تیری احمدِ مختار ﷺ آ گئے

صدقہ بٹے گا آج بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر
کشکول لے کے دوڑتے نادار آ گئے

پھولے نہیں سماتے ہیں عطار آج تو
اٹھ کر پڑھو سلام کہ سرکار آ گئے

پرچم کشائی کے لیے لو آمنہ کے گھر
روح الامین ملائک کے سردار آ گئے

ہوتے ہی پیدا کرتے ہیں امت کو یاد آپ
امت کی مغفرت کے طلبگار آئے

رکھو گناہگارو نہ اب خوف حشر کا
اے مجرمو تمہارے طرفدار آگئے

اے غمزدو! تمہاری تو بس عید ہوگئی
آفت زدو تمہارے مددگار آگئے

یا رب کرم ہو از پئے میلاد مصطفیٰ ﷺ
بخشش کی آس لے کر گنہگار آگئے

دنیا میں آج حامی عطار آگئے
پڑھتے ہوئے درود اب تعظیم کو اٹھو

سرکار ﷺ کی آمد مرحبا

سرکار ﷺ کی آمد مرحبا

شہریار ﷺ کی آمد مرحبا

سردار ﷺ کی آمد مرحبا

تاجدار ﷺ کی آمد مرحبا

منٹھار ﷺ کی آمد مرحبا

شہِ ابرار ﷺ کی آمد مرحبا

دلدار ﷺ کی آمد مرحبا

جاناں ﷺ کی آمد مرحبا

سالار ﷺ کی آمد مرحبا

سلطاں ﷺ کی آمد مرحبا

غمخوار ﷺ کی آمد مرحبا

ذیشاں ﷺ کی آمد مرحبا

غیب داں ﷺ کی آمد مرحبا

سخی ﷺ کی آمد مرحبا

حضور ﷺ کی آمد مرحبا

قوی ﷺ کی آمد مرحبا

پُرنور ﷺ کی آمد مرحبا

ہاشمی ﷺ کی آمد مرحبا

غیور ﷺ کی آمد مرحبا

آقا ﷺ کی آمد مرحبا

رہبر کی آمد مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ

داتا کی آمد مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ

مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ

مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ
ہمیں جان و دل سے ہے پیارا مدینہ
سُہانا سُہانا دل آرا مدینہ
دیوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
یہ ہر عاشقِ مصطفیٰ ﷺ کہہ رہا ہیں
ہمیں تو ہے جنت سے پیارا مدینہ
یہ رنگیں فضائیں یہ مہکی ہوائیں
معطر معنبر ہے سارا مدینہ
مدینے کے جلوؤں کے قربان جاؤں
خدا نے ہے کیسا سنوارا مدینہ

پہاڑوں میں بھی حُسن کانٹے بھی دلکش
بہاروں نے کیسا نکھارا مدینہ
وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
بلا لیجئے اب تو قدموں میں آقا ﷺ
دکھا دیجئے اب تو پیارا مدینہ
پھروں گردِ کعبہ پیوں آب زم زم
میں پھر آکے دیکھوں تمہارا مدینہ
خدا گر قیامت میں فرمائے مانگو
لگائیں گے دیوانے نعرہ مدینہ

مدینے میں آقا ﷺ ہمیں موت آئے
بنے کاش! مدفن ہمارا مدینہ
ٹلی مشکلیں ہو گئی آفتیں دور
گیا جب کوئی غم کا مارا مدینہ
ہے شاہ و گدا مفلس و اغنیاء کا
بِلا رَیب سب کا گزارا مدینہ
یہ دیوانے آقا مدینے کو آئیں
بلا لو انہیں اب خدارا مدینہ
اسے سیر گلشن سے کیا ہو سروکار
کیا جس نے تیرا نظارا مدینہ
ضیاء پیر و مرشد رضی اللہ عنہ کے صدقے میں آقا ﷺ
یہ عطار آئے دوبارہ مدینہ

شکریہ آپ کا سلطان مدینے ﷺ والے

شکریہ آپ کا سلطان مدینے ﷺ والے
مجھ سا عاصی بھی ہے مہمان مدینے والے
مجھ کمینے کو مدینے میں بلایا تم نے
ہے یہ احسان پہ احسان مدینے والے
زائرِ قبر منور کی شفاعت ہوگی
ہے یہی آپ کا فرمان مدینے والے
میں بھی تو زائرِ روضہ ہوں رسول ﷺ عربی !
مجھ کو مت بھولنا سلطان مدینے والے
دولتِ عشق سے آقا مری جھولی بھردو
بس یہی ہو مرا سامان مدینے والے

آپ کے عشق میں اے کاش! کہ روتے روتے
یہ نکل جائے مری جان مدینے والے
ترے در پر تو عدو کو بھی اماں ملتی ہے
میں تری شان پہ قربان مدینے والے
اپنے قدموں سے خدارا نہ جدا کیجئے گا
ہو گناہ گار پہ احسان مدینے والے
آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے
میں مدینے کی گلی کا کوئی کتا ہوتا
کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے

مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا لو آقا
بس یہی ہے مرا ارمان مدینے والے
اک جھلک چہرۂ انور کی دکھا دو اب تو
وقت رخصت ہے چلی جان مدینے والے
حشر میں تم میرے عیبوں کو چھپائے رکھنا
ہوں گناہوں پہ پشیمان مدینے والے
اس گہنگار کو دامن میں چھپا لو آقا
یہ بیچارا ہے پریشان مدینے والے
کاش عطار ہو آزاد غمِ دنیا سے
بس تمہارا ہی رہے دھیان مدینے والے

کیوں بارھویں پہ ہے سب ہی کو پیار آگیا

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آ گیا؟
آیا اسی دن احمد مختار ﷺ آ گیا

گھر آمنہ رضی اللہ عنہا کے سیدِ ابرار ﷺ آ گیا
خوشیاں مناؤ غمزدو! غمخوار ﷺ آ گیا

جس وقت کوئی مرحلہ دشوار آ گیا
اس وقت کام سیدِ ابرار ﷺ آ گیا

برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر
رحمت سراپا جب مرا سردار ﷺ آ گیا

عرصہ جدائی کو ہوا اب تو بلایئے
پھر کاش !رو رو کر کہوں سرکار ﷺ! آ گیا

آؤں گا جب مدینے تو رو کر کہوں گا میں
بھاگا ہوا یہ تیرا گناہ گار آ گیا

بارِ گناہ سر پر ہے آنکھوں میں اشک ہیں
بخشش کی آس لے کے گناہ گار آ گیا

تم کو مبارک زاہدو جنت کی نعمتیں
دیکھو مری قسمت میں کوئے یار آ گیا ﷺ

جوتے اتار لو چلو با ہوش با ادب
دیکھو مدینے کا حسین گلزار آ گیا

غوث و رضا کا واسطہ ہم کو بلایئے
طیبہ پہنچ کر سب کہیں دربار آ گیا

آگے بڑھو اے عاصیوں قدموں میں جا پڑو
وہ بے کسوں کا یاور و غمخوار آ گیا
اشکوں کے موتی اب نچھاور زائرو کرو
وہ سبز گنبد منبع انوار آ گیا
اب سر جھکائے زائروں! پڑھتے ہوئے درود
آگے بڑھو اور دیکھ لو دربار آ گیا
بیمار اپنے عشق کا مجھ کو بنایئے
یہ عرض لے کہ در پہ میں سرکار آ گیا
اب مسکراتے آیئے سوئے گناہ گار
آقا ﷺ ! اندھیری قبر میں عطار آ گیا
عطار کو جو دیکھا اٹھا حشر میں یہ شور
دیکھو غلام سید ﷺ ابرار آ گیا

عـرش عُلی سے اعلٰی میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

عرش عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی ﷺ کا روضہ
ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد
کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

فردوس کی بلندی بھی چھو سکے نہ اس کو
خلد بریں سے اونچا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

مکے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصے میں اس کے آیا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

آنسو چھلک پڑے اور بے تاب ہوگیا دل
جس وقت میں نے دیکھا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

ہوگی شفاعت اس کی جس نے مدینے آ کر
خواہ اک نظر بھی دیکھا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

بادل گھرے ہوئے ہیں بارش برس رہی ہے
لگتا ہے کیا سہانا میٹھے نبی کا روضہ

ہجر و فراق میں جو یا رب تڑپ رہے ہیں
اُن کو دکھا دے مولیٰ میٹھے نبی کا روضہ

ہژدہ ہزار عالم کا حُسن اس پہ قرباں
دونوں جہاں کا دولہا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

اس آنکھ پر نہ کیوں کر قربان میری جان ہو
جس آنکھ نے ہے دیکھا میٹھے نبی ﷺ کا روضہ
جس وقت روح تن سے عطار کی جدا ہو
ہو سامنے خدایا عزوجل میٹھے نبی ﷺ کا روضہ

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف جمع الجوامع میں نقل کرتے ہیں کہ سرکار کریم علیہ السلام کا فرمان ہے "روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس وقت دن یہ اعلان کرتا ہے کہ آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں پلٹ کر نہیں آؤں گا۔"

پھر مجھے آقا ﷺ مدینے میں بلایا شکریہ

پھر مجھے آقا ﷺ مدینے میں بلایا شکریہ
شکریہ پھر گنبد خضرا دکھایا شکریہ
جس جگہ آٹھوں پہر انوار کی ہیں بارشیں
ایسی نورانی فضاؤں میں بلایا شکریہ
روضۂ انور کے زائر کے شہا ﷺ تم ہو شفیع
میری بخشش کا بہانہ یوں بنایا شکریہ
پھر طوافِ خانۂ کعبہ کا بخشا ہے شرف
خوب آقا ﷺ آبِ زم زم بھی پلایا شکریہ
مجھ سے عاصی کو شرف حج کا عطا فرما دیا
کس زبان سے ہو ادا تیرا خدایا شکریہ

یا الٰہی عزوجل! اپنے پیارے ﷺ کی ولادت گاہ کا
میٹھے مکے میں مجھے جلوہ دکھایا شکریہ
بھیک لینے کے لئے یارب عزوجل حبیبِ پاک کا
آستانہ ہم غریبوں کو دکھایا شکریہ
میرے میٹھے مصطفیٰ ﷺ! بس میری جنت ہے یہی
اپنی جنت یعنی طیبہ میں بلایا شکریہ
پھر مدینے کی حسین و خوب صورت وادیوں
کا حسین و دلکشا منظر دکھایا شکریہ
مسجدِ نبوی کے محراب اور منبر کا شہا
دلنواز و دل ربا جلوہ دکھایا شکریہ

منہ لگاتا تھا کہاں دنیا میں کوئی بھی مجھے
ایسے ناکارہ نکمے کو بلایا شکریہ
سنتوں کو عام کرنے کا مجھے جذبہ دیا
اہل سنت کا مجھے خادم بنایا شکریہ
جس نے بھی اغثنی یا رسولَ اللّٰہ ﷺ کہا
آفتوں سے آپ نے اس کو بچایا شکریہ
گرچہ شیطان ہر گھڑی ایمان کی ہے گھات میں
تم نے تھاما جب کبھی میں ڈگمگایا شکریہ
دولت ایمان عطا کی اپنے دامن میں لیا
کفر سے ہم بے نواؤں کو بچایا شکریہ
دے دیا عطار کو مرشد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ سا
اور سگِ غوث و رضا رحمۃ اللہ علیہ اس کو بنایا شکریہ

واہ! کیا بات ہے مدینے کی

شاہ ﷺ تم نے مدینہ اپنایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

اپنا روضہ اسی میں بنوایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

مجرموں کو بھی طیبہ بلوایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

راستہ مغفرت کا دکھلایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

ہر طرف رحمتوں کا ہے سایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

خوب رتبہ عظیم ہے پایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

کوئی دیوانہ جب مدینے میں، آیا دل اس کا جھوما سینے میں

لب پہ بے ساختہ ہے یہ آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

اللہ اللہ گنبد خضرا اور محراب و منبر آقا ﷺ

حسن میں چاند ان سے شرمایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

خوب دنیا کے ہیں حسیں باغات اور پھولوں کے حُسن کی کیا بات
دل کو پر دشت طیبہ ہی بھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

باغِ طیبہ کا حُسن کیا کہنا! جامۂ نور جیسے ہو پہنا
حُسن سارا یہیں سمٹ آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

ہر طرف بھینی بھینی ہے خوشبو ،سوز ہی سوز ہر جگہ ہر سو
فرش تا عرش نور ہے چھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

بس مدینہ مدینہ ورِدِلب، کاش! اکثر م رہے مرے یارب!
دل کو نام مدینہ ہے بھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

جو سوالی مدینے آیا ہے، جھولیاں بھر کے اپنی لایا ہے
کوئی خالی نہ لوٹ کر آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

شوقِ طیبہ میں دل سلگتا ہے، ہم کو اچھا مدینہ لگتا ہے
یادِ طیبہ ہمارا سرمایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
کب تلک در بدر پھرے آقا! اپنے کوچے میں موت دے آقا
یہ گداور یہ عرض لایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
زائرِ روضہ کو شفاعت کی ، یا نبی آپ نے بشارت دی
بامقدر ہے در پہ جو آیا ، واہ کیا بات ہے مدینے کی
میرے آقا مدینے جب آئے، بچیوں نے ترانے تھے گائے
چار سو خوب کیف تھا چھایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
اپنے عطار کو شہِ عالم، دے دو اپنی محنت اپنا غم
کوئی دنیا کا دو نہ سرمایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی

عید میلاد النبی ﷺ ہے دل بڑا مسرور ہے

عید میلاد النبی ﷺ ہے دل بڑا مسرور ہے
ہر طرف ہے شادمانی رنج و غم کافور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرہ ذرہ سب جہاں کا نور سے معمور ہے
ہر مَلک ہے شادماں خوش آج ہر اک حور ہے
ہاں مگر شیطاں مع رفقاء بڑا رنجور ہے
جشن میلاد النبی ﷺ ہے کیوں نہ جھومیں آج ہم
مسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پرنور ہے
غم کے بادل چھٹ گئے ہر غم کا مارا جھوم اٹھا
آ گیا خوشیاں لیے ماہِ ربیعُ النور ہے

غمزدو ! تم کو مبارک غم غلط ہو جائیں گے
آ گیا وہ جس کے صدقے ہر بلا کافور ہے
بخش دے مجھ کو الٰہی ! بہر میلاد النبی ﷺ
نامۂ اعمال عصیاں سے مرا بھرپور ہے
گنبد خضراء کا اس کو بھی تو اب دیدار ہو
یا الٰہی! جو مدینے سے ابھی تک دور ہے
آپ کی نظر کرم سے کام بنتے ہی گئے
ورنہ آقا ﷺ! یہ گدا تو بے بس و مجبور ہے
اپنی امت میں لیا اور خادم سنت کیا
یا نبی ﷺ! عطار بے حد آپ کا مشکور ہے
وہ پلا مے اہلِ محشر دیکھتے ہی بول اٹھیں
آ گیا عطار دیکھو عشق میں مخمور ہے

یا نبی ﷺ مجھ کو مدینے میں بلانا بار بار

یا نبی مجھ کو مدینے میں بلانا بار بار
بار بار آؤں بنے آخر مدینے میں مزار
ہیں ہوائیں مہکی مہکی، تو فضائیں خوشگوار
ذرہ ذرہ ہے مدینے کا یقیناً نور بار
نیکیاں پلے نہیں ہیں آہ! شاہِ نامدار
روسیاہوں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار
کاش! جب آؤں مدینے خوب طاری ہو جنوں
ہو گریباں چاک، سینہ چاک، دامن تار تار
مال کی کثرت کا تخت و تاج کا طالب نہیں
ہو عطا خستہ جگر اور آنکھ دے دو اشکبار

گنبدِ خضراء کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں مرا
خاتمہ بالخیر ہو اے کاش! میرے کردگار

ہم غریبوں کو مدینے میں بلا لو یا نبی ﷺ
واسطہ احمد رضا کا دو جہاں کے تاجدار

گر مقدر میں مرے دوری لکھی ہے یا نبی ﷺ
کاش! فرقت میں تری روتا رہوں میں زار زار

اے میرے آقا ﷺ عزیزوں نے جیسے ٹھکرادیا
اس کو قدموں سے لگا لو غمزدوں کے غمگسار

واسطہ سبطین کا میرا گناہوں کا مرض
دور کر دیجئے خدارا اے طبیب ذی وقار

یا شہیدِ کربلا ہو دور ہر رنج و بلا
اب مدد کو آؤ دشتِ کربلا کے شہسوار
المدد یا غوثِ اعظم دستگیرِ بے کساں
پھنس گئی ہے ناؤ طوفان میں لگادو آپ پار
یا معینَ الدین آؤ اب مدد کے واسطے
ہو کرم بد حال پر اے چشتیوں کے تاجدار
یا امام احمد رضا بہرِ ضیاء الدین اب
ہو کرم کی اک نظر اے سنیوں کے تاجدار
عرصہ محشر میں آقا لاج رکھنا آپ ہی
دامنِ عطار ہے سرکار بے حد داغدار

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم
پر سگ دربار ہوں کر دو کرم

یا رسولَ اللہ ﷺ رحمت کی نظر
حاضرِ دربار ہوں کر دو کرم

رحمتوں کی بھیک لینے کے لئے
حاضرِ دربار ہوں کر دو کرم

آہ! پلے کچھ نہیں حُسن عمل
مُفلس و نادار ہوں کر دو کرم

عاصیوں میں کوئی ہم پلہ نہ ہو
ہائے وہ بدکار ہوں کر دو کرم

تم گناہگاروں کے ہو آقا ﷺ شفیع
میں بھی تو حق دار ہوں کر دو کرم
آنکھ دے کر مُدعا پورا کرو
طالبِ دیدار ہوں کر دو کرم
کر کے توبہ پھر گناہ کرتا ہے جو
میں وہی عطار ہوں کر دو کرم

الـوداع الوداع آہ! ماہ رمضان

قلب عاشق ہے اب پارہ پارہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
کلفت ہجر و فرقت نے مارا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا
اور ذوق عبادت بڑھا تھا
آہ! اب دل پہ ہے غم کا غلبہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
تیری آمد پہ جو خوش ہو رخصت
پر کرے غم ملے اس کو جنت

مسجدوں میں بہار آ گئی تھی
جوق در جوق آتے نمازی
ہوگیا کم نمازوں کا جذبہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
بزم افطار سجتی تھی کیسی
خوب سحری کی رونق بھی ہوتی
سب سماں ہو گیا سونا سونا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
تیر ے دیوانے اب رو رہے ہیں
مضطرب سب کے سب ہو رہے ہیں

ہائے اب وقت رخصت ہے آیا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان

یاد رمضان کی تڑپا رہی ہے
آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے
کہہ رہا ہے یہ ہر ایک قطرہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان

تیرا غم ہم کو تڑپا رہا ہے
آتش شوق بھڑکا رہا ہے
پھٹ رہا ہے ترے غم میں سینہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان

لو سلام آخری اب ہمارا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
ماہ رمضان کی رنگیں فضاؤ!
ابرِ رحمت سے مملو ہواؤ
لو سلام آخری اب ہمارا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
دل کے ٹکڑے ہوئے جا رہے ہیں
تیرے عاشق مرے جا رہے ہیں
رو رو کہتا ہے ہر اک بچارہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
تم پہ لاکھوں سلام ماہ رمضان
تم پہ لاکھوں سلام ماہ غفراں

جاؤ حافظ خدا اب تمہارا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
نیکیاں کچھ نہ ہم کر سکے ہیں
آہ عصیاں میں ہی دن کٹے ہیں
ہائے غفلت میں تجھ کو گزارا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
جب گزر جائیں گے ماہ گیارہ
تیری آمد کا پھر شور ہو گا
کیا مری زندگی کا بھروسہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
کچھ نہ حسن عمل کر سکا ہوں
نذر چند اشک میں کر رہا ہوں

بس یہی ہے مرا کل اثاثہ
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
واسطہ تجھ کو میٹھے نبی کا
حشر میں ہم کو مت بھول جانا
روزِ محشر ہمیں بخشوانا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان
سال آئندہ شاہِ حرم تم
کرنا عطار پر یہ کرم تم
تم مدینے میں رمضان دکھانا
الوداع الوداع آہ! ماہ رمضان

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ
کیا خوب مہکا مہکا سرکار کا مدینہ
ہم کو پسند آیا سرکار کا مدینہ
کیوں نہ ہو اپنا نعرہ سرکار کا مدینہ
ہر شہر سے ہے اچھا سرکار کا مدینہ
جنت سے بھی سُہانا سرکار کا مدینہ
جنت کا حُسن سارا اس میں سمٹ کر آیا
ہے حسن ہی سراپا سرکار کا مدینہ

ہر سمت رحمتوں کی برسات ہو رہی ہے
ہے رحمتوں کا دریا سرکار کا مدینہ
فرقت کی آگ میں جو دل کو جلا رہے ہیں
ان کو دکھا خدایا سرکار کا مدینہ
عطار کی دعا ہے تقدیر میں خدایا
لکھ دے فقط مدینہ سرکار کا مدینہ

مدینے کا سفر ہے اور میں
نمدیدہ نمدیدہ

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارا
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ
بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ
وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا
رسوائے زمانہ ہوں دوزخ سے بچا لینا
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد میری کرنے آ جانا رسول اللہ ﷺ

روشن میری تربت کو اے نورِ خدا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
اے نور خدا آ کر آنکھوں میں سما جانا
یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا
اے پردہ نشیں دل کے پردے میں رہا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

الٰہی روضۂ خیر البشر پر میں اگر جاؤں

الٰہی روضۂ خیر البشر پر میں اگر جاؤں
تو اک سجدہ کروں ایسا کہ آپے سے گزر جاؤں
نجاتِ آخرت کا اس قدر سامان کر جاؤں
کہ طیبہ جا کے اک سجدہ کروں سجدے میں مر جاؤں
کبھی روضہ سے منبر تک کبھی منبر سے روضہ تک
اِدھر جاؤں اُدھر جاؤں اسی حالت میں مر جاؤں
سگانِ کوچۂ دلدار کی پیہم بلائیں لوں
تماشا بن کے رہ جاؤں مدینے میں جدھر جاؤں
تمہارے نام لیوا بے خطر جاتے ہیں محشر میں
اشارہ ہو اگر مجھ کو تو میں بھی بے خطر جاؤں

توجہ ان کرم پرور نگاہوں کی جو ہو جائے
مرا ایماں سنور جائے میں ایماں سے سنور جاؤں
سمجھ کر کوچۂ جاناں میں جنت میں چلا آیا
کوئے جاناں تو طیبہ ہے میں جاؤں تو کدھر جاؤں
خلیل اب زادِ راہ آخرت کی سعیٔ احسن میں
مدینے سر کے بل جاؤں وہاں پہنچوں تو مر جاؤں

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے دامنِ مصطفیٰ ﷺ فقط

اپنے کرم سے اے خدا عشقِ رسول کر عطا
آخری دم لبوں پہ ہو صلِّ علیٰ صدا فقط

طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں ان کے جان دیں
دفن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی التجا فقط

یوں تو ہر اک نبی ولی رب کے حضور ہے شفیع
شافعِ روزِ حشر کا ہم کو ہے آسرا فقط

معراج کا شرف ملا یوں تو ہر اک رسول کو
عرش سے آگے جاسکے احمد مجتبیٰ ﷺ فقط

نورِ محمدی سے ہی کون و مکاں کو ہے ثبات
مطلوب کائنات ہے محبوب کبریا فقط

دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں
رکھنے کو سر پہ گر ملیں نعلین مصطفیٰ ﷺ فقط

نزع کے وقت جب میری سانسوں میں انتشار ہو
میری نظر کے سامنے گنبد ہو وہ ہرا فقط

شمس و قمر، شجر حجر، حور و ملک، زمین فلک
انسان و جن سبھی میں ہے انوار مصطفیٰ فقط

ارنـــــی کی آرزو رہی سیدنا کلیم کو
دیدار رب کا کر سکے سردارِ انبیاء فقط

صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمد ﷺ

حشر کے روز ہر زباں پر ہو یہی صدا فقط
نعت رسول پاک ہے نظمی کا مقصد حیات
حشر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار ﷺ کی ثناء فقط

درود برائے مغفرت

تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

جو شخص یہ درود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

مدینے والے میرے لجپال

مدینے والے میرے لجپال
صدقہ علی حسنین کا دے کر کر دو مالا مال
مدینے والے میرے لجپال
ناز ہے جن پر سب نبیوں کو ایسے سخی داتا ہیں وہ تو
کنگالوں کو کر دیتے ہیں پل میں مالا مال
مدینے والے میرے لجپال
واسطہ شبیر و شبر کا واسطہ بابا گنج شکر کا
واسطہ اجمیری خواجہ کا مشکل میری ٹال
مدینے والے میرے لجپال

دردِ اویسی سوز بلالی کیجئے عطا کوثر کے والی
نہ سونا نہ چاندی مانگوں نہ مانگوں میں مال
مدینے والے میرے لجپال
تن من دھن سب اپنا لٹا کر آپ کے عشق میں خود کو مٹا کر
کوئی بُلھے شاہ بنا اور کوئی قلندر لعل
مدینے والے میرے لجپال

سب سے بڑا عبادت گزار

حدیث: سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کریم کرنے والا ہے۔ (کنز العمال)

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

يَـــا اَرْحَـــمَ الـــرَّاحِـــمِيْـــن

يَـــا اَرْحَـــمَ الـــرَّاحِـــمِيْـــن

يَـــا اَرْحَـــمَ الـــرَّاحِـــمِيْـــن

فَـــرِّجْ عَـــلَـــى الْـــمُـــسْـــلِـــمِيْـــن

يَـــا رَبَّـــنَـــا يَـــا كَـــرِيْـــم

يَـــا رَبَّـــنَـــا يَـــا رَحِيْـــم

اَنْـــتَ الْـــجَـــوَّادُ الْـــحَـــلِيْـــم

وَاَنْـــتَ نِـــعْـــمَ الْـــمُـــعِيْـــن

وَ لَيْـــسَ نَـــرْجُـــوْا سِـــوَاك

فَـــــادْرِكْ اِلٰهِـــــى دَرَاك
قَبْـــلَ الْـــفَـــنَـــا وَالْهَلَاك
يَـــعُـــمُّ دُنْيَـــا وَ دِيْـــن
وَمَـــا لَـــنَـــا رَبُّـــنَـــا
سِـــوَاكَ يَـــا حَسْبُـــنَـــا
يَـــا ذَا الْـــعُلَا وَالْـــغِـــنٰـــى
وَ يَـــا قَـــوِىُّ يَـــا مَتِيْـــن
يَـــا رَبَّـــنَـــا يَـــا مُـــجِيْـــب
اَنْـــتَ السَّـــمِيْـــعُ الْـــقَـــرِيْـــب
ضَـــاقَ الْـــوَسِيْـــعُ الـــرَّحِيْـــب

فَانْظُرْ اِلَى الْمُؤْمِنِيْن
وَاغْفِرْ لِكُلِّ الذُّنُوْب
وَ اسْتُرْ لِكُلِّ الْعُيُوْب
وَاكْشِفْ لِكُلِّ الْكُرُوْب
وَاكْفِ اَذَى الْمُؤْذِنِيْن
ثُمَّ الصلوةُ وَ السَّلَام
عَلٰى شَفِيْعِ الْاَنَام
وَ اٰلِ نِعْمَ الْكِرَام
وَ الصَّحْبِ وَ التَّابِعِيْن

يَا اَبَا الزَّهْرَا بِالَّذِىْ صَانَكَ

يَا اَبَا الزَّهْرَا بِالَّذِىْ صَانَكَ
لَا تُخَيِّبْنَا يَا سَيِّدِى نَحْنُ جِيْرَانَكَ
رَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ مَا بَيْنَ الْخُلَّان
جَنَّةٌ رِّضْوَانٌ فِى حَضْرَتِنَا
حَضْرَةُ الْقُدُّوْس مَحْيَا لِلنُّفُوْسِ
جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ تَحْتَاجُ اِلَيْنَا
مِنْ خَمْرِ الْعِرْفَانِ سُقِيْنَا كِيْزَان
مِنْ يَّدِ وِلْدَانِ مُخَلَّدِيْنَا
اَهْلُ الْحَقَائِقِ بَيْنَ الْحَدَائِقِ

عَلٰی نَمَارِقِ مُتَّکِئِیْنَا
حَالُ الْعَارِفِیْن مُتَقَابِلِیْن
عَلٰی سُرُرٍ مُّسْتَبْشِرِنَا
اَبْنَاءُ الْحَضْرَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰی
مِنْ قَبْلِ الْاُخْرٰی مُعَزَّزِیْنَا
عِبَادُ الرَّحْمَانِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ
لَهُمُ الْاَمَانُ مُطْمَئِنِّیْنَا

جو کوئی صبح شام سات سات مرتبہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار

پڑھے تو دوزخ دُعا کرے کہ الٰہی اسے مجھ سے بچا۔

(الوظیفۃ الکریمہ)

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ نَظَرَةٌ اِلَيَّ

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ نَظَرَة اِلَيَّ

مَا اَنْتَ اِلَّا كَنْزُ الْعَطِيَّةِ

يَا بَحْرَ فَضْلٍ وَّ تَاجَ عَدْلٍ

جُدْلِيْ بِوَصْلٍ قَبْلَ الْمَنِيَّةِ

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ نَظَرَة اِلَيَّ

حَاشَاكَ تَغْفَلْ عَنَّا وَ تَبْخَلْ

يَا خَيْرَ مُرْسَلْ اِرْحَمْ شَجِيَّة

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ نَظَرَة اِلَيَّ

كَمْ ذَا اُنَادِیْ یَا خَیْرَ هَادِیْ

قَصْدِیْ مُرَادِیْ عَطْفًا عَلَیَّ

خَیْرَ الْبَرِیَّةِ نَظْرَة اِلَیَّ

اَهْدِیْكَ حَبِّیْ صَلَاةَ رَبِّیْ

مَا دَامَ قَلْبِیْ بِالذِّكْرِ حَیَّا

خَیْرَ الْبَرِیَّةِ نَظْرَة اِلَیَّ

جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت ڈالیے

حدیث: نماز باجماعت، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ بڑھ کر ہے۔ (بخاری ومسلم)

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ
وَاللَّيْلُ دَجَا مِنْ وَفْرَتِهٖ
اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ
وَاللَّيْلُ دَجَا مِنْ وَّفْرَتِهٖ
فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّ عُلَا
يَهْدِى السُّبُلَا بِدَلَالَتِهٖ
كَنْزُ الْكَرَمِ مَوْلَى النِّعَمِ
هَادِى الْاُمَمِ بِشَرِيْعَتِهٖ
اَزْكَى النَّسَبُ اَعْلَى الْحَسَبُ
كُلُّ الْعَرَبِ فِىْ خِدْمَتِهٖ

سَعْتَ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ
جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَةَ الْاَسْرَا
وَالرَّبُّ دَعَاءِ لِحَضْرَتِهٖ
نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰهُ عَفَا
عَمَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِهٖ
فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَیِّدُنَا
وَالْعِزُّلَنَا بِاِجَابَتِهٖ

جو کوئی نماز کے بعد ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(الوظیفۃ الکریمہ)

میں مدینے چلا میں مدینے چلا

میں مدینے چلا، میں مدینے چلا
پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا
ساقیا! مئے پلا میں مدینے چلا
مست و بے خود بنا میں مدینے چلا
کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا
جھومتا جھومتا میں مدینے چلا
کیا بتاؤں ملی دل کو کیسی خوشی
جب یہ مژدہ سنا میں مدینے چلا
مسکرانے لگی دل کی ہر اک کلی
غنچۂ دل کھلا میں مدینے چلا

میرے آقا کا در ہو گا پیش نظر
چاہیے اور کیا میں مدینے چلا
روح مضطر ٹھہر تو نکلنا ادھر
ایسی جلدی بھی کیا میں مدینے چلا
نور حق کے حضور اپنے سارے قصور
بخشوانے چلا میں مدینے چلا
سبز گنبد کا نور زنگ کر دے گا دور
پائے گا دل جِلا میں مدینے چلا
گنبد سبز پر جب پڑے گی نظر
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا

میرے گندے قدم اور ان کا حرم
لاج رکھنا خدا میں مدینے چلا
ان کا غم چشمِ تر اور سوز جگر
اب تو دے دے خدا میں مدینے چلا
وہ اُحد کی زمیں جس کے اندر مکیں
میرے حمزہ پیا میں مدینے چلا
میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر
اور رحمت سدا میں مدینے چلا
کیا کرے گا ادھر باندھ رخت سفر
چل عبید رضا میں مدینے چلا
کیا یہ تو نے کہا اے عبید رضا
سوچ تو کچھ ذرا میں مدینے چلا

اوج پانا میرے حضور ﷺ کا ہے

اوج پانا میرے حضور ﷺ کا ہے
عرش جانا میرے حضور ﷺ کا ہے
عرش سے بھی پرے وہ ہو آئے
آنا جانا میرے حضور ﷺ کا ہے
شادیانے بجے شبِ معراج
آج جانا میرے حضور ﷺ کا ہے
رب تعالیٰ کا جلوہ راتوں رات
دیکھ آنا میرے حضور ﷺ کا ہے

جھک گیا کعبہ بت گرے اوندھے
کیونکہ آنا میرے حضور ﷺ کا ہے

بے زباں بول اٹھے ہتھیلی میں
یہ پڑھانا میرے حضور ﷺ کا ہے

بھائی بھائی مہاجر و انصار
دل ملانا میرے حضور ﷺ کا ہے

چاند کیونکر نہ ہو دو ٹکڑے
حکم پانا میرے حضور ﷺ کا ہے

جام شیر ایک سیر ستر ہیں
یہ پلانا میرے حضور ﷺ کا ہے

کیسے فاروق کو ملا ایماں
دل جلانا میرے حضور ﷺ کا ہے

راہ حق میں لٹایا گھر جس نے
وہ گھرانہ میرے حضور ﷺ کا ہے

میں ہوں تیار انتظار یہ ہے
کب بلانا میرے حضور ﷺ کا ہے

سوئے طیبہ نہ دل کھنچے کیوں کر
آشیانہ میرے حضور ﷺ کا ہے

بیٹھے بیٹھے مدینے جا پہنچے
کیا بلانا میرے حضور ﷺ کا ہے

اللہ اللہ گنبد خضراء
کیا سہانا میرے حضور ﷺ کا ہے
کوئی سائل نہ نامراد آیا
آستانہ میرے حضور ﷺ کا ہے
لعل و یاقوت و نیلم و مرجان
ہر خزانہ میرے حضور ﷺ کا ہے
دینے والی ہے ذات اللہ کی
پر دلانا میرے حضور ﷺ کا ہے
جان بے جاں بدن میں لوٹ آئی
مسکرانا میرے حضور ﷺ کا ہے

غم خوشی میں بدل نہ کیوں جائیں
یاد آنا میرے حضور ﷺ کا ہے

قبر کا خوف ہو مجھے کیوں کر
وہاں پہ آنا میرے حضور ﷺ کا ہے

گورِ تیرہ کو چمکا ڈالا
ہاں یہ آنا میرے حضور ﷺ کا ہے

غم نہ محشر کی دھوپ کا ہے کہ وہاں
شامیانہ میرے حضور ﷺ کا ہے

مجھ سا عاصی بھی خلد میں پہنچا
بخشوانا میرے حضور ﷺ کا ہے

کیوں نہ مقبول بارگاہ ہوگا
یہ ترانہ میرے حضور ﷺ کا ہے
کاش! کہنے لگیں یہ لوگ عبید
تو دیوانہ میرے حضور ﷺ کا ہے
دل عبید رضا کا ہے گلشن
دل سجانا میرے حضور ﷺ کا ہے

دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ
وَ وُلْدِىْ وَ اَهْلِىْ وَ مَالِىْ

(صبح وشام تین بار پڑھیں)

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
کہ پھر مدینہ روانہ غلام ہو جائے
نصیب والوں میں میرا بھی نام ہو جائے
جو زندگی کی مدینے میں شام ہو جائے
میں کامیاب رہوں گا اگر دمِ آخر
زباں پہ جاری محمد ﷺ کا نام ہو جائے
متاعِ زیست ہو عشق نبی فقط جس کا
زمانے بھر میں وہ ذی احترام ہو جائے
پیا رضا و ضیاء نے پیا جو مرشد نے
عطا مجھے بھی شہا ایسا جام ہو جائے
شہا عبیدِ رضا دربدر پھرے کب تک
حضور اس کا مدینہ مقام ہو جائے

ہو کرم سرکار اب تو ہوگئے غم بے شمار

ہو کرم سرکار اب تو ہوگئے غم بے شمار
جان و دل تم پر فدا اے دو جہاں کے تاجدار
زر نہیں اور ہیں مسائل زندگی کے بے شمار
آپ ہی کچھ کیجئے نہ اے شہہ عالی وقار
جا رہا ہے قافلہ طیبہ نگر روتا ہوا
میں رہا جاتا ہوں تنہا اے حبیبِ گردگار
یارسولَ اللہ ﷺ سن لیجئے میری فریاد کو
کون ہے جو کہ سنے تیرے سوا میری پکار
حال پر میرے کرم کی اک نظر فرمایئے
دل میرا غمگین ہے اے غمزدوں کے غمگسار

قافلے والو! سنو یاد آئے تو میرا سلام
عرض کرنا روتے روتے ہو سکے تو بار بار
گنبد خضراء کے جلوے اور وہ افطاریاں
یاد آتی ہے بہت رمضانِ طیبہ کی بہار
جو غمِ فرقت میں روئے یا الٰہی پھوٹ کر
آنکھ ایسی کر عطا مجھ کو میرے پروردگار
کاش مل جاتی سعادت عمرے کی رمضان میں
روتے روتے گردِ کعبہ پھرتا میں پروانہ وار
یاد آتا ہے طوافِ خانۂ کعبہ مجھے
اور لپٹنا ملتزم سے والہانہ بار بار

حجرِ اسود دیکھ کر ملتی نظر کو تازگی
چین پاتا دیکھ کر دل مُستجاب و مُستجار
یا خدا دکھلا حطیم پاک میزاب و مقام
اور صفا مروہ مجھے بہر رسولِ ذی وقار
چوم کر خاک مدینہ جھومتا پھرتا تھا میں
یاد آتے ہیں مدینے کے مجھے لیل و نہار
چومتا نظروں سے نورانی میناروں کو وہاں
اور کبھی میں چوم لیتا جھوم کر طیبہ کے خار
جلد پھر تم لو بلا اور سبز گنبد دو دکھا
حاضری کی آرزو نے کر دیا پھر بیقرار
غمزدہ یوں نہ ہوا ہوتا عبید قادری
اس برس بھی دیکھ لیتا سبز گنبد کی بہار

در پہ بلاؤ مکی مدنی

بگڑی بناؤ مکی مدنی
در پہ بلاؤ مکی مدنی

دید تیری ہے عید میری
جلوہ دکھاؤ مکی مدنی

ہم ہیں گناہوں میں ڈوبے ہوئے
جیسے ہیں نبھاؤ مکی مدنی

محشر میں ہوگا لب پہ یہی
ہم کو بچاؤ مکی مدنی

صدقہ اپنے نواسوں کا
دکھڑے مٹاؤ مکی مدنی

اپنے عشق کا ایک قطرہ
ہم کو پلاؤ مکی مدنی
اب تو پیاری زلفوں کو
رخ سے ہٹاؤ مکی مدنی
ہم کو بنا کر در کا فقیر
بخت جگاؤ مکی مدنی
ڈوب رہی ہے نیا میری
پار لگاؤ مکی مدنی
صادق کو بھی نعت اپنی
لکھنا سکھاؤ مکی مدنی

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفی ﷺ نہ کرے

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
درِ رسول پر ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
پہل حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے
مدینہ جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دُعا نہ کرے
ہزار سال دُعا میں رہے مگر محروم
جو درمیان میں محمدﷺ کو واسطہ نہ کرے
وہی ہے دامن رحمت میں سرور دیں کے
جو ان کی عید منانے پر منہ بُرا نہ کرے
نبی کے قدموں پہ جس دم غلام کا سر ہو
قضاء سے کہہ دو کہ اک لمحہ بھی قضا نہ کرے
شعور نعت بھی ہو اور زباں بھی ہو ادیب
وہ آدمی ہی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

عشق کے رنگ میں رنگ جائیں

عشق کے رنگ میں رنگ جائیں
جب افکار تو کھلتے ہیں غلاموں پہ وہ اسرار
کہ رہتے ہیں وہ توصیف وثنائے
شہ ابرار میں ہر لحظہ گہر بار

ورنہ وہ سَیِّدِ عالی نسبی ہاں
وہی اُمّی لقبی ہاشمی
و مطلبی و عربی و مدنی اور
کہاں ہم سے گنہ گار

آرزو یہ ہے کہ ہو قلب مُعطّر
و مطّہر و منوّر و مُجلّٰی
و مُصفّٰی در اَعلٰی جو نظر آئیں
کہیں جلوۂ روئے شہِ ابربر

جن کے قدموں کی چمک چاند ستاروں
میں نظر آئے جدھر سے وہ گذر جائے
وہی راہ چمک جائے دمک جائے
مہک جائے بنے رونق گلزار

سونگھ لوں خوشبوئے گیسوئے محمد
وہ سیہ زُلف نہیں جس کے مقابل
یہ بنفشہ یہ سیوتی یہ چنبیلی یہ
گُل لالہ و چمپا کا نکھار

جس کی نکہت پہ ہیں قربان
گل برگ ثمن نافہ آہوئے
ختن بادِ چمن، بوئے چمن،
نازِ چمن، نُورِ چمن رنگِ چمن، سارا چمن زار

یہ تمنا کہ سنوں میں بھی وہ آواز
شہ جنّ و بشر، حق کی خبر،
خوشتر و شیریں زشکرُ حسنِ فصاحت کا
گُہر نطق کرے ناز سخن پر

وہ دل آرام صدا خلق خدا
جس پہ فدا غنچہ دہن طوطی صدر
شک چمن نغمہ بلبل زگلستانِ عدن
مصر و یمن جس کے خریدار

اکِ شہنشاہ نے بخشے جو ثمر قند و بخارا
کسی محبوب کے رخسار کے تل پر
مگر اے سَیِّدِ عالم تیری
ناموس تیری عظمت پر

اے رسولِ مدنی! ایک نہیں لاکھوں ہیں
قربان گہ عشق کے ہر کوچہ و بازار
میں سر اپنا ہتھیلی پہ لئے پھرتے
ہیں کرنے کو نثار

اے ادیب اب یونہی الفاظ کے انبار سے
ہم کھیلتے رہ جائیں مگر حق ثنا گوئی
ادا پھر بھی نہ کر پائیں یہ جذبات و زبان
و قلم و فکر و خیال

ان کی مدحت تو ملائک کا وظیفہ ہے
صحابہ کا طریقہ ہے ، عبادت کا سلیقہ ہے
یہ خالق کا پسندیدہ ہے
قرآن کا ہے اس میں شعار

کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا

کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
دساں کی میں مصطفیٰ دی کڈی سوہنی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے توں ویکھ جیڑھا مرضی سپارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کہندی اے حلیمہ مُکھ ویکھ لجپال دا
لبھ کے لئی آواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا
چودھویں دا چن تے عرشاں دا تارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

ایڈا سوہنا نبی کوئی دنیا وچ آیا نہیں
یار ایہو جیا کوئی رب نے بنایا نہیں
دید میرے نبی دی اے رب دا نظارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
کر کے دعا سوہنا سورج نوں موڑ دا
آپے چن توڑدا تے آپے چن جوڑدا
بگڑی بناوے میرے نبی دا اشارہ
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا
دیندے نے گواہی ذرّے ذرّے کوہ طور دے
دیکھ دے نصیباں والے جلوے حضور دے
آمنہ دا چن تے حلیمہ دا دلارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

آقا آقا بول بندے آقا آقا بول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول
ذکر نبی تو کرتا جا یہ ذکر بڑا انمول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول
ایسا دن بھی آ جائے سرکار کے در پر بیٹھے ہوں
لب خاموش زبان بن جائے آنکھ سے آنسو بہتے ہوں
ان کے در پر رونے والے دل سے کچھ تو بول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول
رحمت عالم پیارے آقا جدھر سے گزرا کرتے تھے
شجر گواہی دیتے تھے اور پتھر کلمہ پڑھتے تھے

نور خدا کے منکر اب تو اپنی آنکھیں کھول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

جب سے ہوش سنبھالا ہے میں ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
گستاخی نہ ہو جائے میں سنبھل سنبھل کر چلتا ہوں

ماں کی دعاؤں کا صدقہ ہے ایسا ہے ماحول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

رب نے جنہیں خود اپنے خزانوں کا مختار بنایا
مانگنے والوں مانگ لو ان سے ابر کرم کا سایہ

ان کے وسیلے سے تیرا بھر جائے گا کشکول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

آؤ چلو دیوانو سارے شہر مدینہ چلتے ہیں
میری کیا اوقات ہے سب ہی ان کے در پر پلتے ہیں
غیروں کو بھی دیتے ہیں یہ بن مانگے بن مول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

جن کا ذکر ہے دونوں جہاں میں وہ ہیں مرے سرکار
عرش پہ بلوایا خود رب نے کرنے کو دیدار
ان کی ثناء کرتا ہے خدا قرآن اٹھا کر کھول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

راشد نعتیں لکھنا پڑھنا ہے یہ بڑا اعزاز
ان کے کرم کے صدقے ہی سے اونچی ہے پرواز
نعت نبی تو پڑھتا جا کانوں میں رس گھول
آقا آقا بول بندے آقا آقا بول

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

تصویرِ مصطفیٰ ﷺ جو نظر آ رہی ہے دل میں
میں سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ

دیدار مصطفیٰ ﷺ کو آنکھیں ترس رہی ہیں
دشوار ہو گیا ہے ان کے بغیر جینا

نہیں مال و زر تو کیا ہے میں غریب ہوں یہی نا
میرے عشق مجھ کو لے چل تو ہی جانبِ مدینہ

شب و روز بڑھ رہا ہے مری تشنگی کا عالم
مری پیاس کب بجھے گی مرے ساقیٔ مدینہ

مجھے دشمنوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ
اقبال ناتواں کی بس ایک التجا ہے
رہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ

جنت میں گھر بنوائیے

حدیث: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ دس لاکھ گناہ معاف فرمائے گا اور دس لاکھ درجات بلند کرے گا۔ اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

وہ دعا یہ ہے:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

نوری محفل پہ چادر

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی
نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں
کون جلوہ نما آج کی رات ہے
عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے
ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطفِ خدا آج کی رات ہے
مومنو! آج گنجِ سخا لوٹ لو
لوٹ لو اے مریضو! شفا لوٹ لو

عاصیو! رحمتِ مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو
بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے
ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے
آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے
کیسی رونق فضا آج کی رات ہے
مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو
دردِ دل اور حسنِ نظر مانگ لو
سبز گنبد کے سائے میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

اِس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے
سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے
مہک اٹھی فضا آج کی رات ہے
وقت لائے خدا سب مدینے چلیں
لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں
میری صائم دعا آج کی رات ہے

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی
تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی
عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی
وہ اپنی نگاہوں سے مستانہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے میخوار کو پینے کی
یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

طوفان کی کیا پرواہ یہ بھول نہیں سکتا
ضامن ہے دعا ان کی امت کے سفینے کی
ہر سال کے آنے کا اعزاز ہے یہ مرزا
سرکار بناتے ہیں تقدیر کمینے کی

حدیث:

تم میں جو شخص بُرائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں بُرا جانے اور یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔ (مسلم)

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں
میخوارو! ذرا جانا میخانۂ سرور میں
وہ جام کرم اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں
آقا کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی یہ آ کر
چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں
جن کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اس کو بھی میرے آقا سینے سے لگاتے ہیں
اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں

سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا
میری آنکھوں کو دکھا دو شہہ دیں کا آستانہ
میں تڑپ رہا ہوں تنہا میری بے بسی تو دیکھو
میں اسیر رنج وغم ہوں میرے بے کلی تو دیکھو
ذرا روضۂ نبی کا مجھے راستہ دکھانا
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا
ہیں وہ جالیاں سنہری میری حسرتوں کا محور
وہ سنبھالا مجھ کو دیں گے جو کہ ہیں حبیب داور

مجھے پہنچ کر مدینے نہیں لوٹ کر ہے آنا
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

درِ مصطفیٰ ﷺ پہ میری جب حاضری لگے گی
مجھے پھر کرم سے ان کے نئی زندگی ملے گی

میرے لب پہ رات دن ہے شہہ بطحا کا ترانہ
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

کوئی کل کا ایک پل کا نہیں کچھ بھی ہے بھروسہ
مجھے ہم سفر بنا لو کہیں رہ نہ جاؤں پیاسا

درِ مصطفیٰ ﷺ ہے عشرت میرا آخری ٹھکانہ
سوئے طیبہ جانے والو! مجھے چھوڑ کر نہ جانا

پکارو یا رسول اللہ ﷺ

یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
تم بھی کر کے ان کا چرچا اپنے دل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
یا حبیب کبریا اھلاً وّسھلاً مرحبا
مصطفیٰ ﷺ و مجتبیٰ ﷺ اھلاً وّسھلاً مرحبا
خلق کے حاجت روا اھلاً وّسھلاً مرحبا
اے میرے مشکل کشا اھلاً وّسھلاً مرحبا
یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
تم بھی کر کے ان کا چرچا اپنے دل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ پکارو
یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
آمنہ کے گھر میں آقا کی ولادت ہو گئی
خوب چمکی اپنی قسمت مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ
یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
سوئی قسمت جاگ اٹھی اور سب کی بگڑی بن گئی
باب رحمت وا ہوا اھلاً وّسھلاً مرحبا
یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
تم بھی کر کے ان کا چرچا اپنے دل چمکاؤ
اونچے سے اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ پکارو
یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
جھوم کر سارے پکارو مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ
چوم کر لب کہہ دو یارو مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ
کہہ کر اے عصیاں شعارو مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ
بگڑی قسمت کو سنوارو مرحبا یا مصطفیٰ ﷺ
یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

تم بھی کر کے ان کا چرچا اپنے دل چمکاؤ
اونچے سے اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ
پکارو یا رسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ

مقدّس اوراق کا ادب کیجئے

ایسے اوراق جس میں اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ کا نام ہو یا کوئی قرآنی آیت یا حدیث مبارکہ تحریر ہو یا کسی نبی، صحابی، ولی یا عام مسلمانوں کے نام تحریر ہوں۔ خصوصاً ان کی حفاظت کرنا اور ان کا ادب کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ کہیں پر بھی آپ کو ایسی کوئی تحریر یا اخبار وغیرہ زمین پر گرے ہوئے ملیں تو فوراً ان کا ادب کرتے ہوئے انہیں محفوظ جگہ رکھ دیں یا مقدّس اوراق کے تحفظ کے لیے جو ڈبے عموماً لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں ڈال دیں۔ دنیا و آخرت میں آپ اس کا اجر عظیم پائیں گے۔

اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی

اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی
بخشی ہے ملائک کو گدائی تیرے در کی
پانے کو تو خورشید و قمر چرخ نے پائی
کیا پایا اگر خاک نہ پائی تیرے در کی
حوروں نے ملائک نے اَجِناء نے بشر نے
کس کس نے کہاں بھیک نہ پائی تیرے در کی
اللہ کے دربار سے ہے رسائی تیرے در تک
اللہ کے دربار تک ہے رسائی تیرے در کی

لے جائے گی اک دن مجھے طیبہ میں اڑا کر
جس وقت ہوا جھوم کر آئی تیرے در کی
جنت نے اتارے تو بہت نور کے نقشے
تصویر مگر ہاتھ نہ آئی تیرے در کی
محشر میں بھی اس شان سے جاؤں گا منور
رکھے ہوئے کاندھے پر چٹائی تیرے در کی

اللّٰہ نبی دا نام لیئے

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشے مینوں کم بن جاوے میرا
اللہ نبی دا نام لیئے

جے میں ویکھاں عملاں ولے کجھ نئیں میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت رب دی بلے بلے بلے
اللہ نبی دا نام لیئے

خس خس جناں قدر نہ میرا صاحب نو وڈیائیاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا محل چڑھایا سائیاں
اللہ نبی دا نام لیئے

میں نیواں میرا مرشد اچا اچیاں سنگ میں لائی
صدقے جاواں ایناں اچیاں تائیں جناں نیویاں سنگ نبھائی
اللہ نبی دا نام لیئے

چپ رہ سیں تے موتی ملسن صبر کریں تاں ہیرے
پاگلاں وانگوں رولا پاویں نہ موتی نہ ہیرے
اللہ نبی دا نام لیئے

مرشد دے دواری اتے محکم لایئے چوکاں
نویں نویں نہ یار بنایئے وانگ کمینیاں لوکاں
اللہ نبی دا نام لیئے

لاش میری نوں نہ دفنانا جد تک پیر نہ آوے
آپ پڑھے تکبیراں میریاں وچ بقیع دفناوے
اللہ نبی دا نام لیئے

مالی دا کم پانی دینا پھل کچے ہون یا پکے
پیر مریداں دے سر تے رہندے جھوٹے ہون یا سچے
اللہ نبی دا نام لیئے

جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس نوں چنگے
مالک دے گھر راکھی دیندے صابر بھوکے ننگے
اللہ نبی دا نام لیئے

مالک دا در نئ چھڈ دے پاویں ماروسو سو جوتے
اٹھ بلھیا چل یار منا لے بازی لے گئے کتے
اللہ نبی دا نام لیئے

مدعا زیست کا میں نے پایا

مدعا زیست کا میں نے پایا
رحمت حق نے کیا پھر سایا
میرے آقا نے کرم فرمایا
پھر مدینے کا بلاوا آیا
پہلے کچھ اشک بہا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
نعت جو ابر کرم کہلائے
نعت جو اشک کی صورت بن جائے
نعت جو درد کا درماں کہلائے
جس پہ آقا کی عنایت ہو جائے

اپنے ہونٹوں پہ سجا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
شکر میں سر کو جھکانے کے لیے
داغ حسرت کے مٹانے کے لیے
بخت خوابیدہ جگانے کے لیے
ان کے دربار میں جانے کے لیے
اذن سرکار سے پا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
غم کے مارے بھی مجھے دیکھیں گے
ماہ پارے بھی مجھے دیکھیں گے
چاند تارے بھی مجھے دیکھیں گے
خود نظارے بھی مجھے دیکھیں گے

میں نظر سب سے بچا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
دل یہ کہتا ہے مچل جانے دو
اشک کہتے ہیں کہ بہہ جانے دو
سر ہے بے چین کہ جھک جانے دو
روح کہتی ہے کہ اُڑ جانے دو
ناز ان سب کے اٹھا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
سامنے ہو جو در جود و کرم
یوں کروں عرض کہ یا شاہ امم
آ گیا آپ کا محتاج کرم
اس گنہ گار کا رکھئے گا بھرم

شوق کو عرض بنا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
ان کی رحمت میں ہے جینا میرا
کیسے ڈوبے گا سفینہ میرا
دیکھ لو چیر کے سینہ میرا
دل ہے یا شہر مدینہ میرا
دل ادیب اپنا دکھا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

سرکار یہ نام تمھارا سب ناموں سے ھے پیارا

سرکار یہ نام تمہارا سب ناموں سے ہے پیارا
اس نام سے چمکا سورج اور چمکا چاند ستارا
ہوا ہر سو خوب اجالا ہوا روشن عالم سارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
جب ربِ قدیر تمہاری کرے خود ہی مدح سرائی
ہر اک کے لبوں پر پھر تو تعریف تمہاری آئی
صد شکر کہ ذکر تمہارا رہے ہر دم ورد ہمارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
ہر وقت عطا پر ہم نے دیکھا ہے تمہیں تو مائل
درِ پاک پہ آیا جب بھی جیسا ہی کوئی سائل

اے رحمت عالم تم نے اسے کر ہی لیا ہے گوارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
سائل ہوں تیرے در کا ملے مجھ کو بھیک کرم کی
رکھ لاج اے میرے آقا اس میری چشم نم کی
کروں گنبد خضری کا پھر آنکھوں سے اپنی نظارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
جب روز قیامت ہر اک بولے گا نفسی نفسی
اور داد کسی کی دے گا محشر میں جب نہ کوئی
ایسے میں عطا ہو مجھ کو اے شافع محشر سہارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
لہروں نے میری یہ کشتی ہر جانب سے ہے گھیری
سرکار ﷺ خبر لو میری! سرکار ﷺ خبر لو میری!

ملے مجھ کو عافیت کا میرے آقا ﷺ جلد کنارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
جو مجھ پر بیت رہی ہے وہ کس کو کیسے بتاؤں
اور اپنے دل کی حکایت بھلا کس کو جا کے سناؤں
تم محرم راز ہو میرے میری داد رسی ہو خدارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
میری عرض خدارا سن لو میرے حال پہ مجھ کو نہ چھوڑو
ذرا اپنی چشم عنایت بے بس کی طرف بھی موڑو
بے کس کا تم ہو سہارا بے چارے کا تم ہو چارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا
دو اپنے عشق کی دولت مجھے اپنی آل کا صدقہ
یہ ریاض فقیر ازل سے تیرے در کا ہی ہے شاہا

تیرے دست عطا کے آگے دامن ہے اس نے پسارا
میرا نام کرے گا روشن دو جگ میں نام تمہارا

درود برائے مغفرت

تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جو شخص یہ درود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

روک لیتی ہے آپ کی نسبت

روک لیتی ہے آپ کی نسبت
تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر
آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
اور سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ ﷺ کو
چلیں کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں
اپنی اوقات صرف اتنی ہے
کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے

کل بھی ٹکروں پر ان کے پلتے تھے
اب بھی ٹکروں پر ان کے پلتے ہیں
ہیں کریم و کرم مثال
وہی بھیک دیتے ہیں حسب حال وہی
ان کو آتا نہیں زوال کبھی
قسمتیں جن کی وہ بدلتے ہیں
اب ہمیں کیا کوئی دبائے گا
اب ہمیں کیا کوئی گرائے گا
ہم نے خود کو گرا لیا ہے وہاں
گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں

ذکر سرکار کے اُجالوں کی
بے نہایت ہیں رفعتیں خالد
یہ اُجالے کبھی نہ سمٹیں گے
یہ وہ سورج نہیں جو ڈھلتے ہیں

درود نوریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَّ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ ط وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ ط وَ تُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ ط وَ تُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ ط وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمُ ط وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ ط وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا اَللّٰہُ ط

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی
دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمانی
شاہ زمانی آقا مکی مدنی
نگر نگر اور ڈگر ڈگر پھرتا ہوں مارا مارا
مجھ دکھیا کا اس دنیا میں کوئی نہیں سہارا
مجھ کو سینے سے لگا لو شاہ زمانی
ہریالے گنبد کا منظر جنت سے ہے پیارا
کعبے کا کعبہ ہے روضہ پیارے نبی تمہارا
جالی روضے کی دکھا دو شاہ زمانی

جو بھی آیا تُمرے در پر لوٹا کبھی نہ خالی
ہر منگتا کی جھولی تم نے رحمت سے بھر ڈالی
تم ہو ایسے ہی دیالو شاہ زمانی

بیچ بھنور میں آن پھنسی ہے پار لگا دو نیا
تم بن ایسے وقت کٹھن میں کوئی نہیں کھویا
ڈوبا ڈوبا ہمیں سنبھالو شاہ زمانی

تمری زیارت کے ہیں طالب کر دو دور یہ دوری
ہمیں دکھا دو اپنا جلوہ حسرت کر دو پوری
چہرہ نورانی دکھا دو شاہ زمانی

تُمری دنیا تمرا عقبیٰ تُمرے عرش و کرسی
تُمرے کارن بنے دو عالم جن و انساں قدسی

نظرِ رحمت ہم پر ڈالو شاہ زمانی
جن و بشر اور شاہ و گدا سب آپ کے در کے سوالی
آپ کے در سے سب کا گزارا نوری ہو یا ناری
میری قسمت بھی جگا دو شاہ زمانی
دعا کرو سب مل کر یہ شہباز مدینے جائیں
جا کر دربار اقدس میں اپنا شیش نوائیں
کہنا قدموں میں سلا لو شاہ زمانی

یا شاہ امم اک نظر کرم

یا شاہ امم اک نظر کرم
میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
ٹوٹی ہوئی آس ہوں میں
دکھ سے بھرا دل ہے مرا
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ
نظر کرم بہر خدا
کوئی نہیں تیرے سوا

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

غمخوار جہاں تسکین جاں
اک شب تو مجھے بھی ہو دیدار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
باغِ ارم شہر ترا
جس کی ہوا مُشک ختن

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

نام ترا صلِّ علی

روح بیاں جان سخن

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

ہوں دور مرے سب رنج و الم

جو آؤں مدینے میں اک بار

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

سر تا قدم عصیاں میں ڈوبے ہوئے ہیں یہ غلام

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

صرف امیدوں کی کرن
تم پہ درود اور سلام
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ
رہے اس کا بھرم اے مونس غم
کوئی اور نہیں ان کا غمخوار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
عاصی ہوں میں بگڑے نصیب
رکھ لو بھرم رب کے حبیب
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

روحِ ادب جانِ ادیب
تم ہی تو ہو سب کے طبیب
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ
تمہیں کیا ہے کمی مکی مدنی
تم دونوں جہاں کے ہو مختار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
یا شاہ امم اک نظر کرم
میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرورِ کونین ﷺ پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

والہانہ ہوگئے جو تیرے قدموں پر نثار
سرور کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی ﷺ کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ ﷺ کی نوکری اچھی لگی

آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی
عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کو وہ بڑی اچھی لگی

درود رضویہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰه

میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

نہ ہی مال و زر و شہرت نہ ہی خلد اور خزینہ
میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

مجھے دشمنوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰ ﷺ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

میرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا المدد محمد ﷺ تو اُبھر گیا سفینہ

سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

کبھی اے شکیل دل سے نہ مٹے خیال احمد ﷺ
اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
غم خوار محمد ﷺ کی ہے ذات مدینے میں
جا کر تو کوئی دیکھے حالات مدینے میں
رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں
وہ دن بھی آئے گا وہ رات بھی آئے گی
دن گزرے گا مکے میں اور رات مدینے میں
روکو نہ مجھے لوگوں دیوانہ ہوں دیوانہ
قابو میں نہیں رہتے جذبات مدینے میں

جس کی نہ قیامت تک اللہ سحر ہووے
ایسی بھی تو آ جائے اک رات مدینے میں
کیا زاد سفر پوچھو اے قافلے والو تم
لے جاؤں گا اشکوں کی بارات مدینے میں
وہ دن بھی تو آئے گا پہنچیں گے ظہوری سب
اُترے گی غلاموں کی بارات مدینے میں

جو شخص رات میں یہ دعا پڑھ لے گا تو گویا اس نے شب قدر کو پالیا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ o سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o

رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر شئے میں تازگی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

ہر ایک بھر رہا ہے یہاں دامن مراد
خیرات مل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

دولت سکوں کی ہر جگہ ہم ڈھونڈتے رہے
آخر یہ مل گئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

آتے ہیں بخشوانے گناہوں کو گناہ گار
قسمت بدل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

ایسا لگا کہ سامنے خود آگئے حضور
اک نعت جب پڑھی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

روشن ہے جس کے نور سے دونوں جہاں ریاض
ایسی شمع جلی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

مجھے ہر سال تم حج پر بلانا یارسول اللہ ﷺ

مجھے ہر سال تم حج پر بلانا یا رسول اللہ ﷺ
بلانا اور مدینہ بھی دکھانا یا رسول اللہ ﷺ
رہے ہر سال میرا آنا جانا یا رسول اللہ ﷺ
بقیع پاک ہو آخر ٹھکانہ یا رسول اللہ ﷺ
مری آنکھوں میں تم ہر دم سمانا یا رسول اللہ ﷺ
دل ویراں کو جلوؤں سے بسانا یا رسول اللہ ﷺ
نہ دولت دو نہ دو کوئی خزانہ یا رسول اللہ ﷺ
سکھا دو عشق میں رونا رلانا یا رسول اللہ ﷺ
نظر بھر کر کبھی تو دیکھ لوں میں گنبد خضرا
خدارا پھر سبب کوئی بنانا یا رسول اللہ ﷺ
دوا کے واسطے بیمار عصیاں در پہ حاضر ہے
نہ تم مایوس اسے در سے پھرانا یا رسول اللہ ﷺ

نقوش الفتِ دنیا مرے دل سے مٹا دینا
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنانا یا رسول اللہ ﷺ
سلیقہ آپ کی یادوں میں رونے کا تڑپنے کا
پئے غوث و رضا رضی اللہ عنہ مجھ کو سکھانا یا رسول اللہ ﷺ
پئے غوث الوراء، احمد رضا خاں، مرشد ضیاء الدین رضی اللہ عنہم
عطا ہو عشق و مستی کا خزانہ یا رسول اللہ ﷺ
فرشتہ موت کا اب آچکا ہے روح لینے کو
سر بالیں ذرا جلدی سے آنا یا رسول اللہ ﷺ
کھلے ہیں دفترِ اعمال ہائے ! میرا کیا ہوگا؟
بچانا شافعِ محشر بچانا یا رسول اللہ ﷺ
یہ گندا ہے نکما ہے یہ جیسا ہے تمہارا ہے
تمہیں عطار عاصی کو نبھانا یا رسول اللہ ﷺ

آپہنچے محبوبِ خدا

آپہنچے محبوب خدا
صلی اللہ سبحان اللہ
خیر الخلق نبی اللہ
شاہ حق شاہِ بطحہ
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
اٰمنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
خلق کے رہبر آپہنچے
خلق کے پیمبر آپہنچے
شافع محشر آپہنچے

ساقیِ کوثر آپہنچے
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
امنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
آپہنچے وہ نورِ قدم
شمع تجلہ شاہ ارم
شاہِ رسول یا شاہِ اُمم
ہم پہ نگاہ لطف کرم
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
امنّا بر سول اللہ

حق لا الہ الا اللہ
ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں
امنّا بر سول اللہ
خوشیاں پہلو بدلتی ہیں
حسرتیں دل کی نکلتی ہیں
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
امنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
جب ہنگامہ ربو دن ہو
ہاتھ میں آپکا دامن ہو
وادیٔ بطحہ مدفن ہو
گلشن جنت مسکن ہو

لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
اٰمنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
جسم سے جب ہو جان جدا
ہم کو ملے فردوس میں جا
لوٹیں ہم قربت کا مزہ
تیری اے محبوب خدا
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
اٰمنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ

جنت کی جب سیر کریں
ہم بھی سب ہمراہ چلیں
حوضِ کوثر پر پہنچے
ہاتھ سے آپ کے جام پئیں
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
اٰمنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
بخش میرے ماں باپ کو بھی
اور میرے احباب کو بھی
اہل سنن اصحاب کو بھی
اہل وفا ارباب کو بھی
لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
امنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
داورِ فل اے رب عُلا
صدقہ ذات محمد کا
جاری رہے تا روز جزا
مذہب اہل سنت کا
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
امنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ
میرے مولا میرے خدا

تجھ سے ہے میری یہ دعا
سایہ بن کر رہے مولا
فیضان اعلیٰ حضرت کا
فیضان میرے مرشد کا
لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ
حق لا الہ الا اللہ
اٰمنّا بر سول اللہ
حق لا الہ الا اللہ

منقبت در شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
ہے یارِ غارِ محبوبِ خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوں
تیری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
رُسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالَم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
گدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

ضیا میں مہر عالمتاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گر وجہ ضیا صدیق اکبرؓ کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبرؓ کا

خدا اکرام فرماتا ہے اتّقا کہ کے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبرؓ کا

صفا وہ کچھ ملی خاک سر کوئے پیمبر سے
مصفّا آئینہ ہے نقش پا صدیق اکبرؓ کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت

بنا فخرِ سلاسل سلسلہ صدیق اکبرؓ کا

مقامِ خواب راحت چین سے آرام کرنے کو

بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبرؓ کا

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا

جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبرؓ کا

لٹایا راہ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے

کہ لُٹ لُٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبرؓ کا

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

میں مرید خیر الانام ہوں

مجھے عشق ان کی گلی سے ہے

مجھے عشق ان کے وطن سے ہے

مجھے عشق ہے تو علی رضی اللہ عنہ سے ہے

مجھے عشق ہے تو حسن رضی اللہ عنہ سے ہے

مجھے عشق ہے تو حسین رضی اللہ عنہ سے ہے

مجھے عشق شاہ زمن سے ہے

میرا شعر کیا میرا ذکر کیا

میری بات کیا میری فکر کیا
میری بات ان کے سبب سے ہے
میرا شعر ان کے ادب سے ہے
میرا ذکر ان کے طفیل سے
میری فکر ان کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا
کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا
ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا
جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات ان ہی کی بات ہے

میرے سامنے وہی ذات ہے
وہی جن کو شیر خدا کہیں
جنہیں باب صلّ علیٰ کہیں
وہی جن کو آل نبی ﷺ کہیں
وہی جن کو ذات علی رضی اللہ عنہ کہیں
وہی پختہ ہیں میں تو خام ہوں
میں تو پنجتن کا غلام ہوں

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمعِ بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

مصطفیٰ ﷺ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا
نبوی مینھ علوی فصل بتولی گلشن
حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا، وہ رضا بندۂ رسوا تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثناء خوانوں میں چہرہ تیرا

میرے غوث پیا جیلانی ﷺ

میرے غوث پیا جیلانی ہیں محبوب سبحانی
میرے غوث پیا جیلانی ہیں محبوب سبحانی
چھوٹتی ہے تو چھوٹے دنیا غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے
اپنے گلے میں غوث کا پٹہ غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے
غوث کے در پر عمر گزاری غوث کے در کے ہم ہیں بھکاری
اس کھونٹے سے خود کو باندھا غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے
ولیوں نے دی ان کو سلامی ابدالوں نے کی ہے غلامی
اونچا رہے گا ان کا جھنڈا غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے

باغ طریقت کے ہیں مالی، مجبورو بے کس کے والی
مولا علی نے ان کو نوازا غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے

غوث پاک کے چاہنے والوں ساتھ عبید کے مل کے کہہ دو
مرتے دم تک ان شاء اللہ غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے

ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے خود کو اجاگر بیچ دیا ہے
اب نہ کبھی چھوڑیں گے واللہ غوث کا دامن نہ چھوڑیں گے

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظمؓ

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظمؓ

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظمؓ

اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو
کہو شَیْئًا لِّلّٰہِ یا غوثِ اعظمؓ

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظمؓ

گرانے لگی ہے مجھے لغزش پا
سنبھالو ضعیفوں کو یا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی
چلا کوئی ایسی ہوا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم رضی اللہ عنہ

کھلا میرے دل کی کلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
مٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی گلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
تیرے گھر سے دنیا پلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کہا جس نے یَا غَوْثُ اَغِثْنِیْ تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

ترا رُتبہ اعلیٰ نہ کیوں ہو کہ مولیٰ
تو ہے ابن مولا علی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

قدم گردنِ اولیاء پر ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم رضی اللہ عنہ

فدا تم پہ ہو جائے نوری مضطر
یہ ہے اُس کی خواہش دلی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

تجلی نور قدم غوث اعظم رضی اللہ عنہ

تجلی نور قدم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
ضیائے سراج و ظلم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
ترا حل ہے تیرا حرم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
عرب تیرا، تیرا عجم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
کرم آپ کا ہے اعم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
عنایت تمہاری اتم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
مخالف ہوں گو سو پدم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
چلا ایسی تیغ دو دم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
کہ اعداء کے سر ہوں قلم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

وہ اک وار کا بھی نہ ہو گا تمہارے
کہاں ہے مخالف میں دم غوثِ اعظمؓ

ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن
ستم ہے ستم ہے ستم غوثِ اعظمؓ

کہاں تک سنیں ہم مخالف کے طعنے
کہاں تک سہیں ہم ستم غوثِ اعظمؓ

بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے
ذرا لے لے تیغ دو دم غوثِ اعظمؓ

دم نزع آؤ کہ دم آئے دم میں
کرو ہم پر یاسین دم غوثِ اعظمؓ

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے
جہاں چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پر فضل و کرم غوث اعظم رضی اللہ عنہ

کچھ ایسا گما دے محبت میں اپنی
کہ خود کہہ اٹھوں میں منم غوث اعظم رضی اللہ عنہ

خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پر
ہے بس اک تمہارا ہی دم غوث اعظم رضی اللہ عنہ

تمہارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا
ملے یم سے اس کو بھی نم غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معما غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
عزیزو! کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کہاں ہیں قادری کر لیں نظارہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتادوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے یہیں شاید نظارہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

صدائے صور سن کر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
گڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
محمد ﷺ کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاء میں یوں ہی رُتبہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ترے جد کی ہے بارھویں غوث اعظم ؓ

ترے جد کی ہے بارہویں غوثِ اعظم ؓ
ملی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظم ؓ
کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد ﷺ کے ہیں جانشیں غوثِ اعظم ؓ
تو ہے نور و آئینۂ مصطفائی
نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوثِ اعظم ؓ
ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوثِ اعظم ؓ
جہاں اولیا کرتے ہیں جبہہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوثِ اعظم ؓ

ترے روضہ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلب حزیں غوثِ اعظمؓ
مجھے بھی بلا لو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر جبیں غوثِ اعظمؓ
مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوثِ اعظمؓ
جو اہل نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سب سے قریں غوثِ اعظمؓ
شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوثِ اعظمؓ

کرم گر کرو میرے مدفن میں آؤ
تو ہو قبر خلد بریں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم رضی اللہ عنہ
الٰہی تیرا کلمہ پاک مجھ کو
سکھائیں دم واپسیں غوث اعظم رضی اللہ عنہ
سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تیری روشنی بالیقیں غوث اعظم رضی اللہ عنہ
تو وہ ہے تیرے پاک تلوے کے آگے
کھچیں گردنیں جھک گئیں غوث اعظم رضی اللہ عنہ
بسوئے جمیل از نگاہ عنایت
ببیں غوث اعظم ببیں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ
ادھر بھی نگاہِ کرم غوث اعظم
کرو دور رنج و الم غوث اعظم
شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ
گھرا ہوں میں ہر سمت سے رنج و غم میں
خدارا کرم ہو کرم غوث اعظم
شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ
وہ رتبہ تیرا ہے کہ جتنے ولی ہیں
سب ہی تیرے زیر قدم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

ہے گردن میں تیری غلامی کا پٹا
تجھی سے ہے میرا بھرم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

تیرا ہوں میں تیرا میرے اس کہے کا
سر حشر رکھنا بھرم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

مدینے سے نجدی بلا کو نکالو
کرو ان کے سر کو قلم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ
میرا ہر مرض دور ہو جائے پیارے
کرو ایسا آ کر کے دم غوث اعظم
شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ
میرے چاند میرا مقدر سنوارو
بہت ہوگئے پیچ و خم غوث اعظم
شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ
مجھے خواب میں آ کے جلوہ دکھا دو
کرو آج کی شب کرم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

سعادت ملی نعت خوانی کی مجھ کو
تیرا ہی تو ہے یہ کرم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

جلا پائے گا دل عبید رضا کا
ذرا رکھ دو اپنا قدم غوث اعظم

شَیْئًا لِّلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر
سَاکِنَ الْبَغْدَادِ یَا شَیْخَ الْجِیْلَانِیْ

جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

مزار غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر نصب کی جانے والی جالی مبارک کی تقریب زیارت پر

فاصلوں کو خدارا مٹا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
رُخ سے پردہ اب اپنے اٹھا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ اسی میں دکھا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
غوث الاعظم ہو غوث الوریٰ ہو
نور ہو نورِ صلِّ علیٰ ہو

کیا بیاں آپ کا مرتبہ ہو
دستگیر اور مشکل کشا ہو
آج دیدار اپنا کرا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

ہر ولی آپ کے زیر پا ہے
ہر ادا مصطفیٰ ﷺ کی ادا ہے
آپ نے دین زندہ کیا ہے
ڈوبتوں کو سہارا دیا ہے
میری کشتی کنارے لگا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

شدتِ غم سے گھبرا گیا ہوں
اب تو جینے سے تنگ آ گیا ہوں
ہر طرف آپ کو ڈھونڈتا ہوں
اور اک اک سے یہ پوچھتا ہوں
کوئی پیغام ہو تو سنا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
ایک مجرم سیاہ کار ہوں میں
ظلمتوں میں گرفتار ہوں میں
میرے چاروں طرف ہے اندھیرا
روشنی کا طلب گار ہوں میں
اک دیا ہی سمجھ کر جلا دو

جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
وجد میں آئے گا سارا عالم
جب پکاریں گے یا غوث اعظم
وہ نکل آئیں گے جالیوں سے
اور قدموں میں گر جائیں گے ہم
پھر کہیں گے کہ بگڑی بنا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
سن رہے ہیں وہ فریاد میری
خاک ہو گی نہ برباد میری
میں کہیں بھی مروں شاہ جیلاں
روح پہنچے گی بغداد میری

مجھ کو پرواز کے پر لگا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
آنسوؤں کا بدن پر ہے گہنا
بن کے آئی ہوں جوگن تمہاری
اور محبت کا ہے جوڑا پہنا
اور اتنا ہی مجھ کو ہے کہنا
حاضری اپنے در کی کرا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
زیر پا جن کے تاج سریراں
جن کے محتاج سب دستگیراں

وہ ہیں مشکل کشا میر میراں
جن کی نوبت بجے پیر پیراں
آج سب حال ان کو سنا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

فکر دیکھو خیالات دیکھو
یہ عقیدت یہ جذبات دیکھو
میں ہوں کیا میری اوقات دیکھو
سامنے کس کی ہے ذات دیکھو

اے ادیب اپنا سر اب جھکا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

سرکار غوث اعظم نظر کرم خدارا

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نظر کرم خدارا!
میرا خالی کاسہ بھر دو میں فقیر ہوں تمہارا
سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے
میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا
جھولی کو میری بھر دو ورنہ کہے گی دنیا
ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا
مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا صدقہ گنج شکر رضی اللہ عنہ کا صدقہ
میری لاج رکھ لو یا غوث رضی اللہ عنہ میں فقیر ہوں تمہارا
دامن پسارے در پہ لاکھوں ولی کھڑے ہیں
بٹتا ہے تیرے در پر کونین کا خزانہ

یہ عطائے دستگیری کوئی میرے دل سے پوچھے
وہیں آ گئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا

میراں بنے ہیں دولہا محفل سجی ہوئی ہے
سب اولیاء براتی کیا خوب ہے نظارا

میرے پیر کی حمایت میرے ساتھ ہے تو بس ہے
میری ٹھوکروں میں منزل مجھے ہر بھنور کنارا

میں غریب ہوں تو کیا ہے تیرا در تو بادشاہ ہے
مجھے مل گیا ہے یا غوث تیری ذات کا سہارا

یہ تیرا کرم ہے یا غوث جو بلا لیا ہے در پر
کہاں روسیاہ فریدی کہاں آستانہ تمہارا

میراں ولیوں کے امام رضی اللہ عنہ

میراں ولیوں کے امام دے دو پنجتن کے نام
میں نے جھولی ہے پھیلائی بڑی دیر سے
ڈالو نظر کرم سرکار اپنے منگتوں پر اک بار
میں نے آس ہے لگائی بڑی دیر سے
تم جو بناؤ بات بنے گی دونوں جہاں میں لاج رہے گی
لجپال کرم اب کردو منگتوں کی جھولی بھردو
بھر دو کاسہ میرا پنجتنی خیر سے
قلب ونظر میں نور سمایا ایک سرور سا ذہن پہ چھایا

جب میراں لگے پلانے میرے ہوش لگے ٹھکانے

ایسی پی ہے میں نے مئے دستگیر سے

دل کی کلی میری آج کھلی ہے آپ آئے ہیں خبر ملی ہے

ذرا دھیرے دھیرے آؤ للہ کرم فرماؤ

میں نے محفل ہے سجائی بڑی دیر سے

مشکل جب بھی سر پر آئی تیری رحمت آڑے آئی

جب میں نے تمہیں پکارا، کام آیا تیرا سہارا

چلتا عاصی کا گزارا تیری خیر سے

منقبت حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

مے سرِ جوش در آغوش ہے شیشہ تیرا
بیخودی چھائے نہ کیوں پی کے پیالہ تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

ہے تری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

جورِ پامالئ عالم سے اسے کیا مطلب
خاک میں مل نہیں سکتا کبھی ذرہ تیرا

کس قدر جوشِ تحیّر کے عیاں ہیں آثار
نظر آیا مگر آئینہ کو تلوہ تیرا
گلشنِ ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابرِ کرم زور برسنا تیرا
کیا مہک ہے کہ معطر ہے دماغِ عالم
تختہ گلشنِ فردوس ہے روضہ تیرا
تیرے ذرہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے
اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا
تجھ میں ہیں تربیت خضر کے پیدا آثار
بحر و بر میں ہمیں ملتا ہے سہارا تیرا
پھر مجھے اپنا در پاک دکھا دے پیارے
آنکھیں پر نور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

جب سے تو نے قدم غوث لیا ہے سر پر
اولیاء سر پر قدم لیتے ہیں شاہا تیرا
رشک ہوتا ہے غلاموں کو کہیں آقا سے
کیوں کہوں رشک وہ بدر ہے تلوا تیرا
تجھ کو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شان رفیع
دنگ رہ جاتے ہیں سب دیکھ کر رتبہ تیرا
محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حَسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

تیرا نام خواجہ معین الدین

تیرا نام خواجہ معین الدین تو رسول پاک کی آل ہے
تیری شان خواجۂ خواجگان تجھے بے کسوں کا خیال ہے
میرا بگڑا وقت سنوار دو میرے خواجہ مجھ کو نواز دو
تیری اک نگاہ کی بات ہے میری زندگی کا سوال ہے
میں گدائے خواجۂ چشت ہوں مجھے اس گدائی پہ ناز ہے
میرا ناز خواجہ یہ کیوں نہ ہو میرا خواجہ بندہ نواز ہے
یہاں بھیک ملتی ہے بے گماں یہ بڑے سخی کا ہے آستاں
یہاں سب کی بھرتی ہیں جھولیاں یہ درِ غریب نواز ہے

اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

تو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

دَور باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی

تو مجدد بن کے آیا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

اہلسنّت کا چمن اجڑا ہوا ویران تھا

کھل اٹھا تو جب کہ آیا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

تو نے باطل کو مٹا کر دین کو بخشی جلا

سُنّتوں کو پھر جلایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

اے امام اہلسنّت نائب شاہِ اُمم (ﷺ)
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

علم کا چشمہ ہوا ہے موجزن تحریر میں
جب قلم تو نے اٹھایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

حشر تک جاری رہے گا فیض آقا آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

ہے بدرگاہِ خدا عطار عاجز کی دعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

منقبت در شان حضرت علامه مفتی وقار الدین رضی اللہ عنہ

سنیوں کے دل میں ہے عزت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
آج بھی ممنون ہے ملت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
آپ علامہ و مفتی اور تھے شیخ الحدیث
آج بھی ہے قلب میں عظمت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
صرف عالم ہی کہاں تھے بلکہ عالم گر تھے آپ
مرحبا تھی خوب علمیت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
بے عدد علماء نے زانوئے تلمّذ تہ کئے
کیا بیاں ہو شان علمیت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی

ان شاء اللہ عزوجل کام آئے گی مجھے روز جزا

قدردانی علم کی اُلفت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی

ان شاء اللہ عزوجل وہ بروز حشر بخشا جائے گا

جس کو حاصل ہوگئی نسبت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی

وہ مجسم عاجزی تھے اور سراپا سادگی

اس لئے تو دل میں ہے ہیبت وقارالدین رضی اللہ عنہ کی

چارپائی اور تکیہ اور لوٹا جانماز

تھی سراپا سادہ ہی طینت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی

چارپائی پر وہ ہوتے ہم بھی ہوتے روبرو

یاد آتی ہے ہمیں صحبت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی

آئے دن خدمت میں آ کر ہم مسائل پوچھتے
یاد آتی ہے ہمیں صحبت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
سب مریدوں کے لیے سارے محبوں کے لیے
سانحہ جاں سوز تھا رحلت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
آخری دیدار کے وقت آنکھ میری رو پڑی
دیکھ کر زیر کفن صورت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
واسطہ غوث و رضا کا اے خدائے مصطفیٰ
خواب میں مجھ کو دکھا صورت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
نکتہ دانی ، موشگافی اور گل افشانیاں
یاد آتی ہے ہمیں صحبت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی
تُو تو ہے عطار! بد اطوار وہ عالی وقار
کیا لکھے گا منقبت حضرت وقار الدین رضی اللہ عنہ کی

منقبت در شان حضرت علامه
قاری مصلح الدین صدیقی علیه الرحمة

مظہرِ نورِ خدا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ
نائبِ خیرُ الوریٰ ہیں مصلح الدین قادری ﷺ
دلبرِ غوثُ الوریٰ ہیں مصلح الدین قادری ﷺ
عاشق احمد رضا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ
یا الٰہی تا ابد فیض رضا جاری رہے
منبع فیض رضا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ
خاندان حضرت صدیق کے چشم و چراغ
نسبتِ صدق و صفا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ
عابد و زاہد ولی و متقی پرہیزگار
آپ شانِ اولیاء ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

آپ کے سینے میں جلوہ گر ہے قرآن مبین
تیس پاروں کی ضیاء ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

آپ کی رشد و ہدایت کا ہے شہرہ چار سو
رہبرِ خلق خدا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

غم کے ماروں بے سہاروں کو مرادیں مل گئیں
بے کسوں کے آسرا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

کوئی سائل آپ کے در سے نہ لوٹا خالی ہاتھ
پیکر جود و سخا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

آپ کا روضہ ہے جنت قادریوں کے لیے
مرکزِ فیض و عطا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

اے ضیاء تجھ کو یقیں ہے وہ کرم فرمائیں گے
تیرے غم سے آشنا ہیں مصلح الدین قادری ﷺ

سلطانِ کربلا کو ھمارا سلام ھو

سلطانِ کربلا کو ہمارا سلام ہو
جانانِ مصطفیٰ کو ہمارا سلام ہو

اکبر سے نوجوان بھی رن میں ہوئے شہید
ہمشکل مصطفیٰ کو ہمارا سلام ہو

عباس نامدار ہیں زخموں سے چُور چُور
اس پیکرِ رضا کو ہمارا سلام ہو

اصغر کی ننھی جان پہ لاکھوں ستم ہوئے
مظلوم و بے گناہ کو ہمارا سلام ہو

ناصر ولائے شاہ میں کہتے ہیں بار بار
مہمانِ کربلا کو ہمارا سلام ہو

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام
فاطمہ زہرا کے پیاروں کو سلام
مصطفیٰ ﷺ کے ماہ پاروں کو سلام
نوجوان گلزاروں کو سلام
یا حسین ابن علی مشکل کشا
آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام
اکبر و اصغر پہ جاں قربان ہو
میرے دل کے تاجداروں کو سلام
قاسم و عباس پر لاکھوں درود
کربلا کے شہسواروں کو سلام

يَا شَفِيْعَ الْوَرٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ

يَا شَفِيْعَ الْوَرٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ الْهُدٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ
سَيِّدُ الْاَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
لَيْلَةَ اَسْرٰى بِهٖ قَالَتِ الْاَنْبِيَاءِ
مَرْحَبًا مَرْحَبًا سَلَامٌ عَلَيْكَ
وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَى الْمَخْلُوْقِ
يَا حَبِيْبَ الْعُلٰى سَلَامٌ عَلَيْكَ
اِشْفَعِيْ يَا حَبِيْبِيْ يَوْمَ الْجَزَاءِ
اَنْتَ شَافِعُنَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

اِنَّكَ مَقْصَدِیْ وَ مَلْجَائِیْ

اِنَّكَ مُدَّعَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

هٰذَا قَوْلُ غُلَامِكَ عِشْقِیْ

مِنْهُ یَا مُصْطَفٰی سَلَامٌ عَلَیْكَ

مسواک کرنا بہت ہی پیاری سنت ہے

مسواک سے نماز کا ثواب ۷۰ گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، ہمیشہ مسواک کرنے والے کی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ نظر کو تیز کرتی ہے، معدہ درست رکھتی ہے، جسم کو توانائی بخشتی ہے، دل کو پاک کرتی ہے، کھانا ہضم کرتی ہے، حافظہ (قوت یاداشت) کو تیز کرتی ہے اور عقل کو بڑھاتی ہے، دردسر دور ہوتا ہے، نزع میں آسانی اور کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے، قبر میں آرام وسکون پاتا ہے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
شافعی مالک احمد امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
غوثِ اعظم امامُ التقیٰ و النقیٰ
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
میرے شفیع محشر تم پر سلام ہر دم
اس بیکس و حزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے
ظاہر ہے سب وہ تم پر تم پر سلام ہر دم
دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم
دل تفتگانِ فرقت پیاسے ہیں مدتوں سے
ہم کو بھی جامِ کوثر تم پر سلام ہر دم
بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے
رحم اے حبیب داور تم پر سلام ہر دم

بے وارثوں کے وارث بے والیوں کے والی
تسکین جان مضطر تم پر سلام ہر دم

لِلّٰہ اب ہماری فریاد کو پہنچیئے
بے حد ہے حال ابتر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پَرور تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پر جائیں
اے بے کسوں کے یاور تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجھ کو پیارے نار جحیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پہ سلام ہر دم

بلوا کے اپنے در پر اب مجھ کو دیجئے عزت
پھرتا ہوں خوار در در تم پر سلام ہر دم

بہر خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے
اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

محتاج سے تمہارے کرتے ہیں سب کنارہ
بس اک تمہی ہو یاور تم پر سلام ہر دم

غم کی گھٹائیں گھر کر آئی ہیں ہر طرف سے
اے مہر ذرّہ پرور تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجئے خبر خدارا
کیجئے کرم حسن پر تم پر سلام ہر دم

میرے اللّٰہ کے نگار سلام

میرے اللہ کے نگار سلام
دستِ قدرت کے شاہکار سلام
دونوں عالم کے تاجدار سلام
جانِ ہر جان و جاندار سلام
نکہت ہر چمن ہزار سلام
جان ہر بلبلِ ہزار سلام
خاکِ طیبہ بنے مری ہستی
عرض کرتا ہے خاکسار سلام
شوقِ پیہم کی التجا سن لو
تم پہ ہو میری جاں نثار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے
تم سے کہتا ہے انتظار سلام
مجھ کو ظالم پہ اختیار نہیں
تم تو رکھتے ہو اختیار سلام
خلد کہتی ہے یوں مدینے سے
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام
موتیوں کو سجا کے پلکوں پر
کہتی ہے چشم اشکبار سلام
اپنی اُلفت کا ایسا جام پلا
جس کا بڑھتا رہے خمار سلام

دردِ الفت میں دے مزہ ایسا
دل نہ پائے کبھی قرار سلام
دل کی دھڑکن تمہاری یاد بنے
ہر نفس پہ ہے بے شمار سلام
تیری خاطر ذلیل ہونا ہے
میری عزت مرے وقار سلام
اپنے اختر کا لو سلام شہا
تم پہ اے جان اے قرار سلام

اے صبا لے جا مدینہ کو پیام

اے صبا لے جا مدینہ کو پیام
عرض کر دے ان سے باصد احترام
اے مکینِ گنبدِ خضرا سلام
اے شکیب ہر دل شیدا سلام
اب مدینے میں مجھے بلوائیے
اپنے بیکس پر کرم فرمائیے
بلبل بے پر پہ ہو جائے کرم
آشیانش دہ بہ گلزار حرم
ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں
بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں
زندگی کے ہیں مدینے میں مزے

عیش جو چاہے مدینے کو چلے
ہے مدینہ چشمۂ آب حیات
زندگی کو ہے مدینے میں ثبات
خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں
خلد کے طالب سے کہہ دو بیگماں
طالبِ طیبہ کی طالب ہے جناں
مجھ سے پہلے میرا دل حاضر ہوا
ارضِ طیبہ کس قدر ہے دلربا
کتنی پیاری ہے مدینے کی چمک
روشنی ہی روشنی ہے تا فلک
کتنی بھینی ہے مدینے کی مہک
بس گئی بوئے مدینہ عرش تک

یا رسول اللہ از رحمت نگر
در بقیع پاک خواہم مستقر

بس انوکھی ہے مدینہ کی بہار
رشکِ صد گل ہیں اسی گلشن کے خار

کتنی روشن ہے یہاں کی ہر ایک شب
ہر طرف ہے تابشِ ماہِ عرب

کیا مدینے کو ضرورت چاند کی
ماہِ طیبہ کی ہے ہر سو چاندنی

نور والے صاحب معراج ہیں
مہر و ماہ ان کے سبھی محتاج ہیں

اے خوشا بخت رسائے اخترت
باز آور دی گدا را بر درست

شہِ عرش اعلیٰ سلامٌ علیکم

شہِ عرشِ اعلیٰ سلامٌ علیکم
حبیبِ خدایا سلامٌ علیکم
مرے ماہِ طیبہ سلامٌ علیکم
شہنشاہِ بطحا سلامٌ علیکم
خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے
ہوا جلوہ فرما سلامٌ علیکم
جو تشریف لائے وہ سلطانِ عالم
تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم

دو عالم کا آقا و مولیٰ بنا کر
تمہیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم

یہ آواز ہر سمت سے آ رہی ہے
شہِ دین و دنیا سلام علیکم

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر
کہوں پیشِ روضہ سلامٌ علیکم

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم

جمیل اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیکم

اے شہنشاہ مدینہ الصلوۃ والسلام

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر پڑے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

رب ھب لی اُمتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
رب نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام

خود خدائے پاک بھی حب حبیب پاک میں
کہہ رہا ہے یہ ازل سے الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر با ادب عشقِ رسولُ اللہ میں

کہہ رہا ہے ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام
دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر سلام
کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا الصلوٰۃ والسلام
مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام
جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ کا
ہو زباں پر پیارے آقا الصلوٰۃ والسلام
جھیلتے تھے ہر مصیبت دین حق کے واسطے
دی دعائیں کھا کہ پتھر الصلوٰۃ و السلام
میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام
ان شاءاللہ تعالیٰ

سلطانِ اولیاء کو ھمارا سلام ھو

سلطانِ اولیاء کو ہمارا سلام ہو
جیلاں کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو

پیارے حسن حسین کے حیدر کے لاڈلے
محبوبِ مصطفیٰ ﷺ کو ہمارا سلام ہو

وہ غوث جس کے خوف سے جنات کانپ اُٹھیں
اس دافع بلا کو ہمارا سلام ہو

چھوڑا ہے ماں کا دودھ بھی ماہِ صیام میں
سرتاج اتقیاء کو ہمارا سلام ہو

سب اولیاء کی گردنیں زیرِ قدم ہیں خم
سردار اصفیاء کو ہمارا سلام ہو

دل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے
اس مردِ باصفا کو ہمارا سلام ہو

بھٹکے ہوؤں کو راستہ سیدھا دکھا دیا
عالم کے رہنما کو ہمارا سلام ہو

گرتے سنبھالیں ڈوبتی کشتی ترائیں جو
غمخوار غم زدہ کو ہمارا سلام ہو

پوری مراد جو کرے اور جھولیاں بھرے
اس مخزنِ عطا کو ہمارا سلام ہو

اذن خدائے پاک سے مردے جِلائے جو
اس مظہرِ خدا کو ہمارا سلام ہو

کہہ کر کے لَا تَخَفْ ہمیں بے خوف کر دیا
اس رحمت خدا کو ہمارا سلام ہو
پڑھتے رہو مدام یہ عطار قادری
سلطان اولیاء کو ہمارا سلام ہو

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَ اجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ "اے اللہ! مجھے شہادت کی موت دے اپنی راہ میں اور اپنے رسول کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت نصیب کر"

اللہ تعالیٰ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔

اللہ کریم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمارے حق میں بھی یہ دونوں دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

سہرا (بسلسلہ شادی خانہ آبادی)

آج مولیٰ بخش فضلِ رب سے ہے دولھا بنا
خوش نما پھولوں کا اس کے سر پہ ہے سہرا سجا
اس کی شادی خانہ آبادی ہو ربِ مصطفیٰ ﷺ
از پئے غوثُ الوریٰ بہرِ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ
زوجہ مولیٰ بخش کی یا رب کرے پردہ سدا
بخش مولیٰ بخش کی بیوی کو توفیق حیا
تو سدا رکھنا سلامت اس کا جوڑا یا خدا
کوئی بھی جھگڑا نہ ہو آپس میں اے ربّ العلی
ان کو خوشیاں دو جہاں میں تو عطا کر کبریا
ان پر رنج و غم کی نہ چھائے کبھی کالی گھٹا

آفتِ فیشن سے ہر دم ان کو تو مولیٰ بچا
یا الٰہی ان کا گھر گہوارۂ سنت بنا
میٹھے میٹھے ہوں مدینے کے انہیں منے عطا
واسطہ یا رب مدینے کی مبارک خاک کا
میرا مولیٰ بخش یا رب جب تلک زندہ رہے
سنتوں کی خوب یہ تبلیغ بھی کرتا رہے
اس طرح مہکا کرے یہ گھر کا گھر سب یا خدا
پھول جیسا کہ مہکتے ہیں مدینے کے سدا
یا الٰہی دے سعادت حج کی ان کو بار بار
بار بار ان کو دکھا میٹھے محمد ﷺ کا دیار

ہو بقیعِ پاک میں دونوں کو مدفن بھی عطا
سبز گنبد کا تجھے دیتا ہوں مولیٰ واسطہ
دولہا دلہن عافیت سے عمر بھی پائیں دراز
دو جہاں کی نعمتوں سے ان کو تو مولیٰ نواز
گھر ہو ان کا مشکبار اور زندگی بھی پُر بہار
رب ہو راضی خوش ہوں ان سے دو جہاں کے تاجدار
میرے پیارے بیٹے سُن فیضان سنت پڑھ کہ تو
التجا ہے روز دینا درس اپنے گھر پہ تو
یہ میاں بیوی رہیں جنت میں یکجا اے خدا!
یا الٰہی ہے یہی عطار کے دل کی دعا

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسن مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
ساقیٔ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلقؕ، ستارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حساب خندۂ بے جا رلائے
چشم گریان شفیع مرتجٰے کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قُدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشق مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

درد دل کر مجھے عطا یا رب

دردِ دل کر مجھے عطا یا رب
دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی
نام رحمٰن ہے ترا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں
نام ستار ہے ترا یا رب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفار ہے ترا یا رب
یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں
یوں گما اس طرح ملا یا رب
بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی
میرے دل سے مجھے بھلا یا رب

خاک کر اپنے آستانے کی
یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب
میری آنکھیں مرے لیے ترسیں
مجھ سے ایسا مجھے چھپا یا رب
سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
تو نے جب سے سنا دیا یا رب
آسرا ہم گناہ گاروں کا
اور مضبوط ہو گیا یا رب
تو نے دی مجھ کو نعمتِ اسلام
پھر جماعت میں لے لیا یا رب
کر دیا تو نے قادری مجھ کو
تیری قدرت کے میں فدا یا رب
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے
وہ بھی تیرا دیا ہوا یا رب

ہو گا دنیا میں قبر و محشر میں
مجھ سے اچھا معاملہ یا رب
اس نکمے سے کام لے ایسے
یہ نکما ہو کام کا یا رب
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
اس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات
بات بگڑی ہوئی بنا یا رب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق
کہ ہو راضی تری رضا یا رب
میں نے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
خاک پر رکھ کر سر کہا یا رب
صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا
پستیوں سے مجھے بچا یا رب

اہلسنّت کی ہر جماعت پر
ہر جگہ ہو تری عطا یا رب
دشمنوں کے لیے ہدایت کی
تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب
میری ماں میری بہنیں بھانجے سب
پائیں آرام دوسرا یا رب
اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں
حاجتیں سب کی ہوں روا یا رب
میرے احباب پر بھی فضل رہے
تیرا تیرے حبیب کا یا رب
ٹیس کم ہو نہ درد الفت کی
دل تڑپتا رہے میرا یا رب
نہ بھریں زخم دل ہرے ہو کر
رہے گلشن ہرا بھرا یا رب

تیری جانب یہ مشت خاک اڑے
بھیج ایسی کوئی ہوا یا رب
داغِ الفت کی تازگی نہ گھٹے
باغِ دل کا رہے ہرا یا رب
تو حسن کو اٹھا حسن کر کے
ہو مع الخیر خاتمہ یا رب

دُعا کی کثرت کیجئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار ابد قرار ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتادوں جو تمہیں دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق کو وسیع کر دے۔ لہٰذا رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

ایک اور موقع پر سرکار کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ..... دعا عبادت کا مغز ہے۔

شجرہ عالیہ قادریہ برکاتیہ

یاالٰہی عزوجل رحم فرما مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
یارسول اللہ ﷺ کرم کیجئے خدا عزوجل کے واسطے
مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقر علم ھُدٰی کے واسطے
صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری
جُند حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بو الفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بو الحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدُالقادر قدرت نما کے واسطے
اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے
نصرابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے
طورِ عرفان و علو و حمد و حسنٰے و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہرِ ابراہیم ہم پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خانۂ دل کو ضیاء دے روحِ ایماں کو جمال
شہ ضیاء مولیٰ جمالُ الاولیاء کے واسطے
دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے

خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کے ہمیں برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے
حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شمس الدیں بدرُ الدجیٰ کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولَ اللہ کر
حضرت آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے
نورِ جاں و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے
بو الحسین احمد نوری لقا کے واسطے
کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل ہمیں
سنیوں کے پیشوا احمد رضا کے واسطے
صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت ہر اک گدا کے واسطے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ختم قادریہ کبیر مترجم

(۱) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

درود غوثیہ شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمارے سردار اور مولا حضرت محمد مصطفیٰ جو، جود و کرم کی کان (منبع و مرکز) ہیں، پر رحمت، برکت اور سلامتی نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی۔

(۲) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

سوئم کلمہ: سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی قوت تو اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے جو بلند عظمت والا ہے۔

(۳) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

سورۃ الم نشرح

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ

ذِكْرَكَ ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ يُسْرًا ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○
اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○

ترجمہ:۔ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔
(کنزالایمان)

(۴) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۙ

ترجمہ:۔تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (کنز الایمان)

(۵) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

يَا بَاقِيُ اَنْتَ الْبَاقِيُ

اے باقی رہنے والے تو ہی باقی رہنے والا ہے

(۶) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

يَا شَافِيُ اَنْتَ الشَّافِيُ

اے شفاء دینے والے تیرے ہی قبضہ میں شفاء ہے

(۷) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

يَا كَافِيُ اَنْتَ الْكَافِيُ

اے کفایت کرنے والے تو ہی (ہمیں) کافی ہے۔

(۸) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

ترجمہ:۔

اے اللہ کے رسول! ہماری حالت پر توجہ فرمائیے
اے اللہ کے حبیب! ہماری عرض سماعت فرمائیے

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا

ترجمہ:۔

بے شک میں غموں (پریشانیوں کے) سمندر میں غرق ہوں
میرا ہاتھ پکڑیں اور ہماری مشکلات کو (باذن خداوندی) آسان فرمادیں

(۹) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِی
مَالِیَ عَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ

ترجمہ:۔

اے معبود برحق کے محبوب! میری دستگیری فرمائیں
میری کمزوری کا سہارا آپ کے سوا کوئی نہیں

(۱۰) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ
بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ

ترجمہ:۔یا اللہ ہر مشکل کو آسان کر دے
نیکوں کے سردار کی حرمت کے صدقے ،آسان کر دے

(۱۱) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

یَا صِدِّیْق یَا عُمَرُ یَا عُثْمَانُ یَا حَیْدَرُ

دَفعْ شَرْ کُنْ خَیْر آوَرْ یَا شَبِّیْر یَا شَبَّرْ

ترجمہ:۔

اے حضرت ابوبکر صدیق، اے حضرت عمر فاروق، اے حضرت عثمان غنی، اے حضرت حیدر کرار (اللہ کی عطا سے) شر دور کریں اور بھلائی لائیں، اے شبیر (امام حسین) اے شبر (امام حسن)

(۱۲) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

یَا حَضْرَتْ سُلْطَانْ شَیْخ سَیِّدْ شَاہْ عَبْدَالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِّلّٰہِ الْمَدَدْ

ترجمہ:۔

اے حضرت بادشاہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی اللہ کے لئے کچھ عطا کیجئے اور مدد فرمائیے۔

(۱۳) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

مَاهَمَه مُحْتَاجْ تو حَاجَتْ رَوَا
اَلْمَدَدْ يَا غَوْثِ اَعْظَمْ سَيِّدَا

ترجمہ:۔

ہم سب محتاج ہیں اور آپ (اذن الٰہی سے)
حاجتوں کو پورا کرنے والے ہیں
اے غوث اعظم! اے سردار! مدد فرمائیں

(۱۴) (۱۱۱ مرتبہ پڑھیں)

مُشْكِلَاتِ بے عَدَدْ دَارَيْم مَا
اَلْمَدَدْ يَا غَوْثِ اَعْظَمْ پِيْرِمَا

ترجمہ:۔

ہماری مشکلات بے شمار ہیں اے غوث اعظم
(اے) ہمارے پیر! ہماری (باذن الٰہی) مدد

فرمائیں

(۱۵) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

یَا حَضْرَتْ شَیْخ مُحِیُّ الدِّیْن مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْر

ترجمہ:۔اے حضرت شیخ محی الدین مشکل کشائی فرمانے والے (باذن الٰہی) بھلائی عطا ہو۔

(۱۶) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

اِمْدَادْ کُنْ اِمْدَادْ کُنْ اَزْ بَنْدِ غَمْ آزَادْ کُنْ

دَرْ دِیْن وَ دُنْیَا شَادْ کُنْ یَا غَوْثِ اَعْظَم دَسْتَگِیْر

ترجمہ:۔

مدد فرمائیں، مدد فرمائیں غم کی قید سے آزاد کریں دین و دنیا میں خوشی عطا کریں اے غوث اعظم مدد فرمانے والے

(۱۷) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

یَا حَضْرَتْ غَوْث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ:۔اے حضرت غوث! اللہ تعالیٰ کے حکم (اور اجازت سے) ہماری مدد فرمائیں۔

(۱۸) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

خُذْ یَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَانْ خُذْ یَدِی
شَیْئًا لِّلّٰہِ اَنْتَ نُوْرٌ اَحْمَدِیْ

ترجمہ:۔

اے شاہ جیلان! میرا ہاتھ پکڑیئے، میرا ہاتھ پکڑیئے اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ عطا کیجئے، آپ نور احمدی ہیں

(۱۹) (۱۱۱مرتبہ پڑھیں)

طُفَیْلِ حَضْرَتْ دَسْتَگِیْر دُشْمَنْ ھووے زَیْر

ترجمہ:۔ حضرت غوث اعظم (دستگیر) کے طفیل
دشمن مغلوب اور مطیع ہوئے

(۲۰) سورہ یٰسین شریف

(ایک مرتبہ پڑھیں)

(۲۱) قصیدہ غوثیہ شریف

(ایک مرتبہ پڑھیں)

(۲۲) درود غوثیہ شریف

(ایک مرتبہ پڑھیں)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

پڑھنے کا طریقہ:۔

تمام وظائف سے قبل بسم اللہ شریف اور تمام وظائف کو ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھا جائے اور سورہ یٰسین شریف اور قصیدہ غوثیہ شریف ایک ایک مرتبہ پڑھا جائے۔ جو درمیان میں شامل ہو وہ پہلے گیارہ مرتبہ درود غوثیہ شریف پڑھے آخر میں کچھ شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی روح کو ایصال ثواب کر کے اپنے جائز مقصد کے لئے حضور قلب سے دعا مانگیں اور نیز شجرۂ عالیہ قادریہ بھی پڑھیں اور پھر ان دعاؤں کے ثمرات دیکھیں۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی)

قصیدہ غوثیہ (مترجم)

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

عشق ومحبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے
پس میں نے اپنی شراب سے کہا کہ میری طرف آ

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی
پس میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست ہوگیا

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو
اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ کیوں کہ آپ میرے رفقاء ہیں

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَا فِیْ مَلَا لِیْ
ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو
ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے
شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ
میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی ہوئی شراب پی
اور تم میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعاً وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِیْ
اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی
میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا
اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہ قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں

اللہ تعالیٰ مجھے ایک درجے سے دوسرے اعلیٰ درجے کی طرف پھیرتا ہے اور وہ مجھے کافی ہے

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِی

میں باز ہوں تمام شیوخ پر غالب ہوں
مردان خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے

كَسَانِیْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے (ارادہ مستحکم) کے بیل بوٹے والی خلعت پہنائی
اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُئَوالِی

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے راز قدیم پر مطلع کیا
اور مجھے (عزت کا) ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعاً
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے
پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے

فَلَوْ اَلْقَیْبُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈالوں
تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں
تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں
تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں
تو وہ فورا اللہ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہیں
وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا يَاْتِیْ وَيَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مجھ کو گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر
اور اطلاع دیتے ہیں تو مجھ سے جھگڑا کرنے سے باز آ

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّيْ
وَافْعَلْ مَاتَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

اے میرے مرید! سرشار عشق الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا
اور جو چاہے کر کیوں کہ میرا نام بلند ہے

مُرِيْدِيْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ
عَطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِيْ

اے میرے مرید! کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے
اس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِيْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں
اور نیک بختی کے نگہبان و نقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ
وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَالِيْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے
اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا
تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا
اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

تو اولیاء اللہ میں سے کون میری مثل ہے
اور کون میرے علم اور تصرف میں میرے حال کو پہنچا ہے

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ

میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں
اور راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں
سرکار دو عالم ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیوں کہ میں
لڑائی میں اولو العزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحَیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا لقب ہے
اور میرے نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام) ہے
اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے
نانا پاک یعنی سرکار عالمیان ﷺ چشمہ کمال کے مالک ہیں

مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے

یا خدا چرخِ اسلام پر تا ابد
میرا تاجِ شریعت سلامت رہے
گلشن اعلیٰ حضرت کے ہیں جتنے پھول
سارے پھولوں کی نکہت سلامت رہے
اے بریلی میرا باغِ جنت ہے تُو
یعنی جلوہ گاہ اعلیٰ حضرت ہے تُو
بالیقیں مرکزِ اہلسنّت ہے تُو
تیری مرکزیت سلامت رہے
نعرہ فیض رضا کا لگاتا رہوں
نجدیوں کے جگر کو جلاتا رہوں
اور کلام رضا میں سناتا رہوں
فیض احمد رضا تا قیامت سلامت رہے

لاکھ جلتے رہیں دشمنانِ رضا
کم نہ ہوں گے کبھی مدحِ خوانِ رضا
کہہ رہے ہیں سبھی عاشقانِ رضا
مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے
اہل ایمان تُو کیوں پریشان ہے
رہبری کے لیے کنزالایمان ہے
ہر قدم پر یہ تیرا فیضان ہے
چشمۂ علم و حکمت سلامت رہے
اعلیٰ حضرت کا دلکش یہ احسان ہے
اب تلک باقی خوشبوئے ایمان ہے
یا خدا یہ بریلی کا فیضان ہے
یہ عطا یہ عنایت سلامت رہے

فجر میں جگانے کے لئے
صدائے مدینہ کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر تھوڑے

تھوڑے وقفے سے درود وسلام کے ذیل میں

دیئے ہوئے صیغے پڑھتے رہیں:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

اب اس طرح صدائے مدینہ لگائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ سونے سے نماز بہتر ہے۔ جلدی جلدی اٹھیئے اور نماز کی تیاری کیجئے۔ اللہ عزوجل آپ کو بار بار حج نصیب کرے۔ اور بار بار میٹھا مدینہ دکھائے۔ جلدی جلدی اٹھیئے اور نماز فجر کی تیاری کیجئے۔ (اب پھر اوپر دیا ہوا درود و سلام پڑھیئے۔ اس کے بعد موقع کی مناسبت سے دوبارہ اوپر دیا ہوا مضمون یا منتخب اشعار پڑھیئے۔

(نوٹ: رمضان المبارک میں سحری کے لئے اٹھائیں تو تہجد کی بھی ترغیب دلائیں)

جوابِ اذان کے فضائل

حدیث: حضور رحمت عالم نور مجسم ﷺ نے عورتوں کی جماعت کو خطاب کر کے فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال رضی اللہ عنہ کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا، اور ہر کلمہ کے بدلے ایک ہزار درجے بلند کرے گا اور ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔ عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ تو عورتوں کے لئے ہوا مردوں کے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! مردوں کے لئے دو گنا ثواب ہے۔ (بہار شریعت)

جواب اذان کا ثواب

اذان فجر میں سترہ کلمے ہوتے ہیں۔اور باقی اذانوں میں پندرہ کلمے ہوتے ہیں۔ پانچوں وقت کی اذانوں کا جواب دیا تو ستتر (۷۷) لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ستتر ہزار درجے بلند کئے جائیں گے۔ستتر ہزار گناہ معاف کئے جائیں گے یہ تو عورتوں کے لیے ہے۔مردوں کے لئے دوگنا ہے۔ اور اقامت میں سترہ کلمے ہوتے ہیں۔تو پانچوں وقت کی اقامت کا ثواب عورتوں کے لئے یہ ہوا کہ پچیاسی لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔پچیاسی ہزار درجے بلند ہوں گے۔اور پچیاسی ہزا ر گناہ معاف ہوں گے۔اور مردوں کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیوں! تم سب مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمھیں فتنے میں ڈال دیں، تمھیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبند ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنے ایمان بچاؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف، صفحہ نمبر ۱۳ از مولانا حسنین رضا)